صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز ہفتہ مورخہ 30 اگست 2003ء بمطابق یکم رجب 1424 ہجری صبح گیارہ بجے منعقد ہوا۔

جناب سپیکر بخت جہان خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

سَبَّحَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ ۚ وَھُوَ الۡعَزِیزُ الۡحَکِیمُ٥ یٰٓاَیُّھَا الَّذِینَ اٰمَنُوۡا لِمَ تَقُوۡلُوۡنَ مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ٥ کَبُرَ مَقۡتًا عِنۡدَ اللّٰہِ اَنۡ تَقُوۡلُوۡا مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ٥ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِینَ یُقٰتِلُوۡنَ فِی سَبِیلِہٖ صَفًّا کَاَنَّھُمۡ بُنۡیٰنٌ مَّرۡصُوۡصٌ۔ صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیمِ۔

(ترجمہ): جو مخلوقات آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے اللہ کی تسبیح کرتی ہے اور وہی غالب حکمت والا ہے۔ اے ایمان والو کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں۔ اللہ کے نزدیک بڑی ناپسند بات ہے جو کہو اس کو کرو نہیں۔ بے شک اللہ تو ان کو پسند کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف باندھ کر لڑتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہے۔ و آخِرُ الدَعوَانا اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ، معزز اراکین۔۔۔۔۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

جناب مظفر سید: پوائنٹ آف آرڈر سر!

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان! میرے خیال میں یہ Procedure complete ہونے دیں تو پھر میں آپ کو بالکل موقع دونگا۔

جناب عبدالاکبر خان: اچھا جی۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: Leave applications، جن معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں مو صول ہوئی ہیں۔ میں بغرض منظوری ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں، ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔ مولانا فضل علی صاحب، وزیر تعلیم، آج سے تا صحتیابی تک، محترمہ غالبہ خورشید صاحبہ، ایم پی اے 30.8.2003، تا اختتام اجلاس، محترمہ یاسمین صاحبہ، ایم پی اے 30-08-2003، جناب قاری محمود صاحب، وزیر زراعت، 30-08-2003، جناب اختر نواز خان، ایم پی اے، 30-08-2003، محترمہ رفعت اکبر سواتی صاحبہ، ایم پی اے، 30-08-2003 تا اختتام اجلاس، اور مولانا عبدالرحمن صاحب، ایم پی اے، 30-08-2003 کیلئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The leave is granted.

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

Mr. Speaker: Nomination of ‘Panel of Chairmen’: In pursuance of sub rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of North West Frontier Province, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. I hereby nominate the following Members in order of priority to form a Panel of Chairmen’ for the current session:

(1) Mr. Javed Khan Mohmand;
(2) Engineer Muhammad Tariq Khattak;
(3) Mr. Muhammad Arshad Khan; and

(4) Moulana Muhammad Idrees.

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Mr. Speaker: Item No.4. Constitution of 'Committee on Petitions': In pursuance of rule 116 of the Provincial Assembly of the North-West Frontier, Province, Procedure and conduct of Business Rules, 1988. I hereby constitute a 'Committee on Petitions' comprising the following. Members under the Chairmanship of Mr. Ikramullah Shahid, honourable Deputy Speaker:

(1) Mr. Wajih-uz-Zaman Khan;
(2) Maulana Muhammad Aamatullah;
(3) Maulana Muhammad Idress;
(4) Mr. Abdul Akbar Khan;
(5) Mr. Shaukat Habib; and
(6) Malik Imran Khan.

معزز اراکین صوبائی اسمبلی! میں اس ساتویں اجلاس میں شرکت کرنے پر آپ سب کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ یہ اجلاس حزب اختلاف کے بھائیوں کی درخواست پر آئینی تقاضوں کے مطابق طلب کیا گیا ہے جس کیلئے اپوزیشن کا ایجنڈا متفقہ پروگرام کے مطابق بشمول معمول کی کارروائی حسب قواعد نمٹایا جائے گا چونکہ اپوزیشن کے دیئے گئے ایجنڈے کیلئے دن مختص کئے گئے ہیں، لہذا ان شاءاللہ اسی حساب سے کارروائی چلائی جائے گی۔ میری کوشش ہوگی کہ زیادہ سے زیادہ اراکین اسمبلی کو ایجنڈے کے ٹائم فریم پر بولنے کا موقع فراہم کروں۔ آپ سے درخواست ہے کہ اختصار سے کام لیتے ہوئے آپ بحث میں حصہ لیں تاکہ زیادہ سے زیادہ اراکین کو بحث میں حصہ لینے کا موقع مل سکے۔ سیکورٹی کے عملے کے ساتھ تعاون کا مشکور رہونگا۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر۔

کالا باغ ڈیم پر بحث

جناب سپیکر: جناب عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میں ایک انتہائی اہم مسئلے پر کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ جانتا ہوں کہ یہ رولز کے خلاف بھی ہو سکتا ہے لیکن جناب سپیکر، یہ رولز، یہ قوانین، یہ

آئین یہ طریقہ کار سب اس صوبے کے عوام کیلئے بنائے گئے ہیں۔ یہ اس صوبے کے عوام کیلئے ہیں،اور جو مسئلہ میں اٹھانا چاہتا ہوں وہ اتنا اہم مسئلہ ہے کہ وہ ان رولز اور ان قوانین سب سے اوپر ہے۔ جناب سپیکر، جنرل پرویز مشرف کچھ دنوں سے متواتر بیانات دے رہے ہیں کہ ہم کالا باغ ڈیم ہر حالت میں بنائیں گے۔ جناب سپیکر، پاکستان کے تین صوبوں نے چار میں سے تین صوبوں نے تین تین دفعہ متفقہ قرار دادیں پاس کی ہیں۔ جناب سپیکر، اس اسمبلی کی یہ دیواریں اس بات کی گواہ ہیں کہ اس اسمبلی نے تین متفقہ قرار دادیں، اس کے علاوہ اور بھی قرار دادیں اس اسمبلی نے پاس کی ہیں اور جناب سپیکر، ہم نہیں سمجھتے کہ ایک ایسا شخص جو کہ Elected آدمی نہیں ہے۔ اگر وہ Elected آدمی ہوتا تو وہ Federating Units کا خیال رکھتا کیونکہ وہ فیڈریشن کا سربراہ ہے، وہ پاکستان کا سربراہ اپنے آپ کو کہتا ہے، اپنے آپ کو پاکستان کا سربراہ کہلواتا ہے لیکن جناب سپیکر، ہم نہیں سمجھتے کہ آخر کالا باغ ڈیم کی ضرورت کیوں پیش آئی کہ جب آپ کے پاس 2000 میگاواٹ بجلی ابھی بھی سرپلس ہے تو اس کا مطلب ہے کہ بجلی کیلئے ڈیم نہیں بنایا جارہا بلکہ پانی کیلئے بنایا جارہا ہے اور جب پانی کیلئے بنایا جارہا ہے تو اس کے Left side پر کوہاٹ سے لے کر ڈی آئی خان تک لاکھوں ایکڑ زمین Barren پڑی ہے، وہاں پر کچھ بھی کاشت نہیں ہوتا کیونکہ پانی نہیں ہے تو اس کالا باغ ڈیم سے تو اس Right side کو تو ایک بوند پانی بھی نہیں دیا جائے گا۔ آپ کالا باغ ڈیم کا PC-1 نکالیں کیونکہ وہ بغیر Left کے ہو بھی نہیں سکتا اور Left پر اتنا خرچہ نہیں آتا ہے کہ وہ Feasible نہیں ہے۔ تو ایک بوند پانی بھی ہمارے Southern District کو اس ڈیم سے نہیں ملنا۔ یہاں پر جو Greening علاقے ہیں، یہاں پر جو Agriculture land ہے، پشاور، نوشہرہ، چارسدہ، مردان، صوابی۔ جناب سپیکر، جب آپ Attock Gorge کو Chock کرینگے، جب کالا باغ ڈیم بنا کر آپ Attock Gorge کو Chock کرینگے تو آپ کے Kabal River کا Silt تو نہیں نکل سکے گا تو آپ کے Kabal River کا Silt جمع ہوتا جائیگا اور وہ اور بھی High ہوتا جائیگا۔ اور جناب سپیکر، ان چار ضلعوں کے جو Drainage systems ہیں وہ بھی Chock ہو کر اس کو Water log بنائینگے۔ ہم کہتے ہیں جناب سپیکر، اور ہم سمجھتے ہیں کہ اس کی ضرورت ہی نہیں ہے، اگر ضرورت ہے

بجلی کی تو بھاشا میں آپ ڈیم بنا سکتے ہیں کیونکہ آپ خواہ مخواہ اس پر لگے ہوئے ہیں کہ ہم کالا باغ ڈیم بنائیں گے۔ آپ کسی ایک صوبے کی زمینوں کو سیراب کرنے کیلئے ایک صوبے کی زمینوں کو سرسبز و شاداب کرنے کیلئے کیوں تین صوبوں کو تباہ کر رہے ہیں؟ ہمارا صوبہ تو بالکل تباہ ہو جائے گا کیونکہ نیچے تو پانی نہیں مل سکے گا اور اوپر جو زمین ہے وہ Water log ہو جائیگی تو ہم ایک ڈیم بنا کر کدھر جائیں گے جناب سپیکر، ایک ڈیم اپنے بزرگوں کی قبروں پر، اپنے بزرگوں کی ہڈیوں پر، ان کے گھروں پر بنا کر دس ملین، یعنی ایک کروڑ ایکڑ زمین پنجاب کی سیراب کر رہے ہیں اور ہمیں چھ ارب روپے مل رہے ہیں باوجود اس کے کہ ڈیم ہمارے صوبے میں ہے۔ آپ ایک اور ڈیم نوشہرہ، چارسدہ اور اس کے ہزاروں لوگوں کو ڈبو کر ان کی قبروں کو ڈبو کر آپ کیوں بنا رہے ہیں؟ جناب سپیکر، 1947 میں یہ واحد صوبہ تھا جس نے پاکستان کے حق میں فیصلہ دیا تھا، باقی کسی صوبے نے بھی پاکستان کے حق میں فیصلہ نہیں دیا تھا۔ یہاں پر ووٹنگ ہوئی تھی۔ ہم نے ووٹ اس لئے نہیں دیئے تھے (تالیاں) کہ آپ ہمیں تباہ کر دیں۔ ہم نے ووٹ اس لئے نہیں دیئے تھے کہ آپ ہمارے بزرگوں کی قبروں پر پانی چڑھائیں۔ آپ ہماری زمینوں کو اور گھروں کو تباہ کر دیں۔ جناب سپیکر، میرے بعد میرے باقی ساتھی بھی اس پر بولیں گے ہم اس پر احتجاج بھی کرینگے۔ جناب سپیکر، کیونکہ یہ اس اسمبلی کی توہین ہے، اس صوبے کے ایک کروڑ 77 لاکھ عوام کی توہین ہے۔ جنہوں نے متفقہ طور پر یہ قرار دادیں پاس کی ہیں۔ تھینک یو جناب سپیکر۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر! دا عبدالاکبر خان چې کومه خبره ـــــ

جناب سپیکر: مظفر سید صاحب د دے نه وروستو تا ته ټائم ورکوم مسئله مطلب دا دے د چه (مداخلت) جی سکندر خان شیرپاؤ صاحب۔

جناب سکندر حیات خان: ډیره مهربانی جناب سپیکر۔ عبدالاکبر خان نن یو ډیره اهمه مسئله اوچته کړه۔ دا د دے صوبې یو ډیره اهم مسئله ده۔ دے مسئله باندې د دے صوبے د اسمبلئی درے متفقه قراردادونه موجود دی۔ د سنده د اسمبلئی متفقه

قراردادونه موجود دی۔ د بلوچستان د اسمبلئی متفقه قراردادونه موجود دی۔ او منفرد خبره چې کومه ده۔ جناب سپیکر هغه دا ده چه نن هم دے هاؤس کښې چې کومے څومره پارټئی ناستې دی۔ دا هغې ټولو لیډر شپ چې دے ، هغه متفقه قراردادونو کښې شامل وو۔ او هغوی دا موقف اغستې وو چې په دے ډیم باندې په دے منصوبے باندې د هغوې تحفظات دی۔ او زمونږه د پارټئی هم همیشه دا یو موقف پاتے شوې دے چې په دے ملک کښې، په دے فیډریشن کښې هغه یو Issue هم نه دی اوچتول پکار چې کوم Contention وی۔ چې کوم سره دے فیډریشن ته نقصان رسیدے شي۔ کالا باغ باندې زمونږه د صوبے ډیر تحفظات دی۔ جناب سپیکر! اول خو درے متفقه قراردادونه موجود دی۔ پکار نه ده چې د هغه دغه اوشی هم اد سې یو منصوبه د دغه شی۔ هغه Ignore کړے شي۔ دا خو د صوبائی خود مختارئی خلاف هغه یو دغه دے۔ او په هغې کښې مونږه دغه د پاره هم د دے دغه کوؤ۔ ورسره ورسره جناب سپیکر! که تاسو اوګورئی چې دے ډیم نه، نه صوبه سرحد ته څه فائده شته؟ بلکه الټا نقصان دے۔ زمونږه نوښار ته، چارسدې ته، مردان ته، دے ضلعو ته نقصان دے۔ نو دغه مؤقف باندې مونږه خپل تحفظات ساتو۔ او زمونږه دا یو مؤقف دے چې دے باندې Consensus built up کول پکار دی۔ دے باندې چې زمونږه کوم تحفظات دی۔ هغه کول پکار دی۔ جناب سپیکر! که تاسو اوګورئی که دا یو داسې منصوبے دے۔ چې د هغې Alternate نه دے۔ او د هغې نه علاوه هغه نه شې کیدے نو بیا به هم په سرے کیناستلې وے او څه به شوې وے۔ خو جناب سپیکر! چې Alternates هم موجود دی د بهاشا ډیم په صورت کښې۔ هغې کښې او به به هم زیاتے Collect کیږی به۔ د هغې Reservoir، د هغې Storage زیات دغه دے۔ د سکردو ډیم کښې بجلی زیاته جوړیدې شی۔ دا منصوبے شته نو ولے داسے دے وخت کښې چې دے فیډریشن ته زمونږه دا خیال دے چې ډیر Relation ship د دے فیډریشن چې دے Strange دے۔ داسې نازکه مرحله ده چې په دے حالاتو کښې که داسے مسائل اوچتلې کیږی۔ نو دے فیډریشن ته به خطره وی۔ په دغه باندې مونږه هم چې څنګه د پارټئ لیډر زمونږه چیئرمین چې دے هغه مخکښې اسمبلو کښې دے باندې مؤقف اختیار کړے دے او دے نه

علاوه ګاهے به ګاہے په اخبارونو کښې ئے هم بیانونه ورکړي دي چې دے باندې Consensus پکار دے۔ څه هم نن د هغه خبرې تائید دلته کښې کوم او دا دغه کومه چې د پختنو د دے صوبے د حقوقو د پاره د دے صوبے د مفادو د پاره، مونږه مخکښې هم قربانئي ورکړے دي که هغه زمونږه د خاندان دغه وو هغه هم قربانئي ورکړی دی۔ حیات خان شیرپاؤ هم دے صوبے د پاره قربانی ورکړې ده، خپله وینه ئے توے کړے ده او چې کله وخت راغلې، کله ضرورت راغلې کله ضرورت شو نو مونږه ټول به هم د هغوی په نقش قدم باندې به چلو او د دے صوبے د مفاد د پاره به هر قسمه قربانی به ورکوؤ۔

(تالیاں)

جناب مظفر سید: پوائنٹ آف آرڈر سر! جناب سپیکر آپ کی۔۔۔۔

جناب سپیکر: ته په دے موضوع باندې بحث کول غواړې ؟

جناب مظفر سید: نه، نه۔

جناب سپیکر: نو بیا به تا ته روستو ټائم درکوؤ۔ بشیر احمد بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! زه ستاسو ډیر زیات مشکور یم چې ما ته ټائم راکړو سپیکر صاحب، ټولو نه مخکښې خو زما دا عرض دے چې دا جرنیل صاحب چې کوم وخت راغلو، دا یو اووۀ پوائنټه ایجنډا مونږه ته ښودلے وه۔ خو هغې کښې دا هم یو اهم پوائنټ دا وو۔ چې صوبوں میں بڑی بددلی پائی جاتی ہے اور فیڈریشن جو ہے وہ مستحکم نہیں ہے۔ او ده دا هم اووائیل چې دے صوبو کښې به دا بددلی ختموم او نن بیا داسې حالات چې کوم وخت د دے صوبے درې ځله Unanimously قرارداد ونه پاس شوی دی۔ او بیا د سندھ او د بلوچستان تاوان څه دے ؟ سپیکر صاحب، څنګه چې ځما ورور عبدالاکبر خان او ځما ورور سکندر خان خبره اوکړله زمونږ صوبه کښې خو ترے ډنډجوړیږی۔ نو دے بلوچستان واولو ولے دا قرارداد پاس کړے وو چې د هغې پټ فیډر کینال چې دے، هغې ته به ترے اوبه نه ځی۔ هغوی به هلته تباه کیږی او سندھ ولے دومره پرے Strict ولاړ دے۔ چې سندھ ته 120 کلو میټر د سمندر اوبه چې دی هغه به

د هغې Fertile زمکو ته به لاړے شی هغه هلته چې چرته خوړے او به دی هغه به ټولے ختمې شی۔ نو يو دا سے ډيم چې د هغې باره کښې د پاکستان درے واړو صوبو دا متفقه رائے ده چې دا د جوړ نه شی او صرف پنجاب د پاره، دا پاکستان پنجاب دے او پنجاب پاکستان دے نو دے لړ کښې زه دا عرض کوم چې مونږ او سه پورے په دے دومره سختی نه وه کړے۔ دے راغلو دلته غازی بروتها ته او دريدو، دے وائی چې *دواور ڈیم بننے چاہئیں*۔ نو مونږ دا غازی بروتها باره کښې هم څنګه چې مخکښې تاسو ته خبره کړے وه نو ډير زيات Reservations وو مونږه حکومت کښې وو۔ مونږه هغه وخت کښې هم دا خبره کړے وه چې دا غازی بهروتها ،زه خپلو وروڼړو ته مخکښې نه دا خبره کوم چې پنځوس کاله شپته کاله پس مونږ به نه يووو، خو دا ډيم چې دے، دا غازی بهروتها زمونږ صوبې د پاره ډير تاوان به کوی۔ سپيکر صاحب! تاسو اټک ته لاړ شے ، پل باندې او دريږے او دے درياب ته اوګورئے نو دا سے مخکښې د دے Gorge چې کوم دے هغه دومره تنګ دے چې هلته دا ټولے او به تاسو اوګرئی دواه قسمه اوبه روانے دی۔ يو Silt نه ډک دے او بلے تک سپينې او به دی۔ دوی هغه سپينې او به ځان له ئے واړولے هغې باندےغازی بهروتها ډيم جوړ کړو چې د هغوی اوبه هم زياتے شی او جنريشن پيسې ملاو شی خدائے د نصيب کړی خو مونږ ته دا تاوان به وی چې هغه کوم Gorge چې دے هغې دا Silt دا خته دا به جمع کيږی او بيا داسې به وی چې دلته به بيا دا اوبه نه پاس کيږی دے Gorge نه دا چې سپينې اوبه راځی نو دے سره به د دے صفائی به کيده۔ اوس به هغه صفائی به نه کيږی نو د دے غازی بهروتها تاوان چې دے د دے به هم مونږه ته پته اولږی After fifty years مونږ به په دے کښې تباه کيږو۔ اوس خو مونږه دومره Easy واغسته چې زه خير دے د خبره اوکړه خو دے لاړو سندھ ته او سندھ کښې جام شورو غوندې ځائے کښې اودريږی او هلته وی چې زه دا کالا باغ ډيم جوړم۔ جام شورو کښې نواز شريف دومره همت او نه کړې شو چې هغه سندھ ته لاړ شی او جام شورو غوندې ځائے کښې دا اعلان اوکړی چې زه دا ډيم جوړم دا د ولے دا خبره اوکړله ستاسو لږ خپل اندرونی او بيرونی حالات اوګورئی۔ افغانستان سره مونږ په جنګ يو او اختلافات دی او تعلق مونږ خه نه

دے۔ ایران سره تافتان باندې پرون هم بارډر باندې فائرنګ شوې دے هندوستان سره مونږه په جنګ يو۔ بمبئی کښې بلاسټ کيږی نو هغوی وائی چې پاکستان کړے دے او چې کوئټه بلاسټ کيږی نو مونږ وائيو چې هندوستان کړے دے بيرونی حالات داسې دی چې مونږ بالکل Corner شوی يو اندرونی حالات داسے دی چې د پاکستان لوے پارټئی چې هغه پيپلز پارټی پارليمنټرين دی که هغه ايم ايم اے که هغه نواز ليګ دے تاسو اوګورئی اسمبلی کښې څه حال دے۔ايل ايف او مسله چې ده هغه په خپل ځائے پرته ده، د ملک اندرونی Law and order situation تاسو اوګورئی تباهی ته ملک روان دے او يو داسے منصوبه چې په هغې باندې د هيچ چې مونږ اتفاق نيشته، درے صوبے ئے مخالفت کوی او دے وخت کښې دے ولے دا اناؤنس کوی لږ په دے سوچ اوکړئی په دے غور اوکړئی دا دے د پاره اناؤنس کوی۔ کومې پورے چې زمونږ سوچ دے چې د خلقو Attention divert شی او هغه صبا يو ايکشن اخلی د اسمبلو خلاف د جمهوريت خلاف نو د پنجاب او د پنجابی اخبارات او د پنجابی سوچ کولو والا خلق چې دی چې هغه د دے امداد اوکړی چې هغه ورته اوائی چې او دا ټهيک ده ولے چې هغوی له کالاباغ ډيم به دوی جوړوی، نو سپيکر صاحب، زه دا درخواست کوم ستاسو په وساطت چې دا ډيم که د د پلار

هم قبر نه راشی نو دا ډيم مونږ نه شی جوړولے (تالیاں) پاکستان کښې د دے صوبے يو پښتون هم ژوندې ئی نو ان شاءالله زه دا دعوے سره وائيم چې *کوئی مائی کالال یہ کالا باغ ڈیم ہمارے ہوتے ہوئے نہیں بنا سکتا*۔ مونږ ورته وايو چې مخکښې هم په دے خبرو باندې ايسټ پاکستان لاړو ستاسو په دے پاليسو باندې د قائد اعظم پاکستان ختم شو خدائے د پاره دے نوے پاکستان باندې رحم اوکړئی په دے قوم رحم اوکړئی په دے ملک رحم اوکړئی په دے فيډريشن رحم اوکړئی داسې خبرے مه کوئی چې دے فيډريشن ته تاوان اورسی او زه دا هم فلور آف دی هاؤس تاسو ته وائيم چې خدائے مه کړه دے فيډريشن ته تاوان اورسيدو نو دا د پنجابی بيروکريسی سول بيروکريسی اود فوجی بيروکريسی کار به وی او هغه اخبارونه د پنجابی اخبارونه چې کوم د دے پاکستان د فيډريشن مخالف دی نو زه ستاسو په وساطت ورته وائيم چې داسې خبرے دا هر يو سربراه مملکت

چې کړی دی چې کوم وخت چې وخت راغلې دے آخری وخت چې راغې دے هغه کالا باغ ډیم اوچت کړے دے چې هغه تاسو تاریخ اوګورئی نو زما ان شاءالله یقین دے چې د د هم آخری وخت راغلو د دے د پاره دا خبره اوچته کړے ده

پہ دے لړ کښې زه خپل سینئر منسټر، نه د خپل ایم ایم اے مشرانو نه (تالیاں) دے خپل ټولو نه درخواست کوم چې مونږ واک آؤټ کو او پہ دے احتجاجاً مونږ واک آوټ کوو۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب! د پاکستان پیپلز پارټی دا مؤقف دے د ترخو پورے پہ دے باندې Consensus نه ئے Built up شوے او پہ هغې پورے چې کوم دے پہ دا ډیم جوړول او دوئیمه خبره دے صوبائی اسمبلی متفقه قراردادونه چې پہ هغې د بینظیر بھٹو او د آصف زرداری د رہائی قراردادونه هم شامل دی۔ پہ هغې باندې عمل درآمد نه د شوې، مونږ.....

(اس مرحلہ پر اپوزیشن کے ارکان ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: سردار عنایت اللہ گنڈا پور صاحب۔ سردار عنایت اللہ خان گنڈا پور صاحب۔

سردار عنایت اللہ خان گنڈا پور: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ جناب سپیکر، میں بہت مختصر سی بات کرونگا۔

جناب سپیکر: سردار عنایت اللہ خان گنڈا پور صاحب، آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

سردار عنایت اللہ خان گنڈا پور: جناب سپیکر! میں بہت مختصر بات کرونگا۔ جس طرح پہلے میں نے عرض کیا تھا کہ میں نے کبھی واک آؤٹ میں حصہ نہیں لیا لیکن اس معاملے پر میرا دل انکے ساتھ ہے۔ اور میں یہ نہیں چاہتا۔ اس کی ایک ہسٹری ہے جناب۔ میرے اس سیاست میں کوئی تیس سال ہو گئے ہیں۔ جس وقت چشمہ رائٹ بینک کینال بن رہا تھا تو ار باب سکندر خان، حیات محمد خان شیر پاؤ انکو اللہ جنت نصیب کرے، اور عبدالولی خان کو خدا بہت عمر دراز عطا کرے، ان تینوں حضرات نے ہماری چشمہ رائیٹ بینک میں بہت امداد کی تھی، ان لوگوں نے امداد کی تھی، اب اس سے قطع نظر کہ جنوبی اضلاع کا اس میں فائدہ ہے یا نقصان ہے، میں ڈیرہ کی طرف سے یہ بات اپنے اوپر اور اپنے Compatriot کے اوپر قبول نہیں کرنا چاہتا کہ ہم احسان فراموش ہیں جب تک ان لوگوں کی تسلی نہیں ہوتی میں ان کے ساتھ ہوں۔ ہم کالا باغ ڈیم کے سخت

خلاف ہیں۔ ہم اس سے کبھی بھی اتفاق نہیں کریں گے۔ جب تک کہ ولی خان یا نوشہرہ یا اس علاقے کے لوگوں کے تحفظات دور نہیں کیے جاتے تو میری یہی عرض ہے کہ میرے یہاں بیٹھنے سے یہ نہ سمجھا جائے کہ میں ان کے ساتھ نہیں ہوں۔ میں کالا باغ ڈیم کے بالکل خلاف ہوں اور میرا یہ Protest register کیا جائے۔

جناب شاہ راز خان: سپیکر صاحب! جناب سپیکر صاحب۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: شاہ راز خان صاحب، میاں نثار گل صاحب۔۔۔

جناب شاہ راز خان: جی زہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب، تہ شاہ راز خان ورستو دے۔

میاں نثار گل: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، آج جو ایشو ہے وہ کالا باغ ڈیم ہے۔ اس سے پہلے بھی اسمبلی میں اس سے متعلق کافی بحث ہو چکی ہے لیکن ہم کہتے ہیں کہ ہم پہلے مسلمان ہیں اور اس کے بعد ہم پٹھان ہیں۔ ہم اس صوبے میں رہنے والے لوگ ہیں اور پٹھانوں کے مفادات جہاں بھی ہوں تو ہم پٹھانوں کے مفادات کے لیے تحفظات رکھیں گے کہ پٹھانوں کے ساتھ آج تک جو کچھ ہو رہا ہے، بجلی کی رائیلٹی ہماری ہے، ورسک ڈیم یہاں بنا ہے، تربیلہ ڈیم بھی یہاں بنا ہے، لیکن ہم شور کر رہے ہیں کہ بجلی کی رائیلٹی ہمیں نہیں مل رہی ہے۔ بات یہ ہے کہ ہم جنوبی اضلاع کے رہنے والے ہیں۔ جنوبی اضلاع کے لیے کالا باغ ڈیم کا اگر کچھ فائدہ ہوتا تو پھر میں نوشہرہ اور مردان والوں سے اور دوسرے سارے بھائیوں سے کہتا کہ خدا کے لیے آپ ہماری مدد کریں تاکہ پانی کا کچھ مسئلہ جنوبی اضلاع کا بھی حل ہو جائے لیکن جب اس مسئلہ سے جنوبی اضلاع کا کوئی مسئلہ بھی حل نہیں ہو سکتا اور نوشہرہ بھی ڈوب رہا ہے اور مردان بھی ڈوب رہا ہے تو پھر میں پٹھان ہوتے ہوئے کالا باغ ڈیم کی مخالفت کرتا ہوں لیکن اس سوچ سے کہ جنوبی اضلاع جس طرح سردار صاحب نے کہا کہ وہ بھی پانی کیلئے ترس رہے ہیں، نوشہرہ تو کہتے ہیں کہ ڈوب جائے گا۔ مردان کا Seepage کا مسئلہ بہت زیادہ ہو جائے گا لیکن ہمارا پانی تو اندر چلا گیا۔ ہم زمین میں پانی کے لیے سات سو، آٹھ سو، ہزار میٹر تک نیچے جا رہے ہیں۔ ہم اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں کہ کالا باغ ڈیم کی ہم پر زور مخالفت

کرتے ہیں پٹھان ہونے کے ناطے۔ لیکن جنوبی اضلاع کیلئے آپ لوگوں نے کچھ سوچا ہے کہ اس کیلئے پانی کا کیا ذریعہ ہوگا کچھ اس کیلئے بھی بندوبست کیا جائے کہ اس کا بھی مسئلہ حل ہو جائے؟ میں اپنی طرف سے کالا باغ ڈیم کی اسلئے مخالفت کرتا ہوں کہ اس میں ہمارے صوبہ سرحد کا نقصان ہے اور میں یہ کہتا ہوں کہ ان شاء اللہ تعالیٰ اگر ہم سب متفق ہوں، ہمارے سارے ایوان کا یہ اتفاق ہو تو کالا باغ ڈیم کوئی بھی نہیں بنا سکتا۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب شاہ راز خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی شاہ راز خان۔

جناب شاہ راز خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سپیکر صاحب۔ زما گزارش جی صرف دومره دے چې دا مسئله دلته کښې چې کوم زمونږه رونړو اوچته کړه نو د دے سره زمونږ هم د هغوی سره جذبات یو شان دی که په کالا باغ ډیم باندے پښتنو ته نقصان رسی، زمونږ علاقے ته نقصان رسی زمونږ خاوره پرے بربادیږی نو مونږ به هیڅ کله هم د دے خبرے اجازت نه ورکوؤ چې دا کالاباغ ډیم د جوړ شی۔ یوه مسئله دا ده جی چې کوم زمونږه لکه مونږ سره په آئین کښې چې کوم مونږه ته حقوق ملاؤ دی۔ مونږه قربانی ورکړیده صوبه سرحد ټول عمر ځومره چې هم Reservoirs دی زمونږ په زمکه باندې جوړ شوې دی او به زمونږه دی د صوبه سرحد دی۔ ځنګلونه زمونږ دی، زمونږ د صوبې دی۔ د هغې باوجود چې کوم رائیلټی ده د هغې په نتیجه کښې چې کوم حقوق ملاویږی هغه د صوبه سرحد خلقو ته نه ملاویږی نو پاکستان خو به ډیر محترم وی او د پاکستان مونږ عزت او احترام کوؤ خو دا د دے د پاره مونږه پاکستان غواړو چې مونږ په کښې هم اوسو نو که په دے وطن کښې مو شوک ډوبوی نو ظاهره ده چې بیا خلق د هغه ملک نه تښتی چې کوم ملک کښې شوک خلق ډوبوی نو مونږه د ډوبولو د پاره په ملک کښې نه وسوؤ۔ مونږه وایو چې دا بناوره آباده شی خو زه ورسره دا هم یو ګزارش کومه چې دا خبره فنی خبره ده ۔ دا د ماهرینو خبره ده ۔ دا د Consensus خبره ده۔ په دے د خلق کینی یو بل سره، په دے باندې که مشرف صاحب، جرنیل صاحب صرف د دے د پاره دا ایشو اوچتوی چې زما اقتدار ته دوام ملاؤ شی ځکه چې څنګه دلته بشیر بلور صاحب اووئیل او بیا په دے وجه

باندې مونږ مخالفت کوی چې زه په پښتنو کښې د دے په نوم سياست اوکړمه زه وائم چې دا به ډير لوئے جرم کوؤ که مونږه دا کار کوؤ۔ زما گزارش دا دے چې پکار دا ده چې د څلور واړو صوبو ماهرين، د څلورو واړو سياستدانان څلورو واړو صوبو منتخب قيادت هغه کينی او د دے مسئلے حل (تالياں) راوباسی چې زمونږه ښاوره هم بچ شی زمونږه وطن هم بچ شی، زمونږ د بچو مستقبل هم بچ شی او په راروانه يو صدئ کښې مونږ د عزت زندگی تيره کړو۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر سلیم صاحب۔

ڈاکٹر محمد سلیم: محترم سپيکر صاحب!د کالاباغ ډيم باندې خبرے کيږی دا يو ډيره زړه مسئله ده۔ په دے څو څو قراردادونه متفقه اسمبلو پيش کړيدی او دا مسئله تقريباً ختمه ده۔ د دے دوباره د راوچتولو قطعاً هيڅ قسمه ضرورت نشته۔ او بيا په دے وخت کښې چې ملک کښې حالات بالکل خراب دی نو دے سره به حالات نور هم خراب شی۔ زه د دے خپلې صوبے خبره کومه چې زما صوبه کښې که ډی آئی خان خرابيږی نو هم لکه زه چې خرابيږم که بنوں ته نقصان رسی که کوهاټ ته رسی که دير ته رسی او که سوات ته رسی نو دا داسے ده لکه چې زما صوابئ خرابيږی۔زه په کرک باندے د ټولو نه زيات مئين ئيمه چې د کوم زما ملگرے ناست دے نو زه دا وائم چې په صوبه سرحد کښې هر ځائے کښې هرے ضلع ته څه قسمه نقصان رسی نو د ټولو نه زيات افسوس به ئے زه کومه زه د صوابئ قامی محاذ د پليټ فارم نه دا يو خبره کوم چې کالاباغ (تالياں) ډيم مونږ په هيڅ قيمت نه منو او د دے د پاره که زمونږ د خان قربانی ورکول ئيی که کفنونه په خپل سر باندې تړول ئيی نو ان شاء الله تړو به ئے۔ او ميدان ته به اوځو دا د کالاباغ ډيم مسئله ډيره زړه شوې ده۔ دا اوس د ټيکنيکل خبره هم نه ده هغه وخت ټيکنيکل خلق ناست وو۔ ټيکنيکل خلق لوئے لوئے انجينئيران پرے ناست وو۔ دا مسئله زړه شوې ده۔ د دوباره راژوندی کولو د پاره که زمونږ صدر صاحب څه راوباسی نو څه بل څه د راوباسی۔ او پنجاب ډيرے لويه علاقه ده۔ پنجاب وړوکښې ملک نه دے راوستې ده، ولے د دے نه مخکښې خو هم د اسمبلئی د دے ډيم خلاف درے پيرې قرارداد منظور کړے دے او د دے صوبے

هر یو سړے هر یو فرد د دے ډیم خلاف دے لیکن د دے باوجود چې یو غیر منتخب سړي یو ډکټیټر چې کوم دے هغه یو داسے خبره د سیاسی میدان مخې ته راوړی نو یقیناً چې دا زمونږ په دے ملک کښې دے فیډ ریشن ته، دے وطن ته د انتشار یوه خبره راغورزوی او مونږه په خپل مینځ کښې جنګول غواړی نو دا خبره چې کوم دے زمونږ د پاره بالکل مناسب نه ده چې مونږه د داسې خلقو سره چې کوم دے څه قسم ملګرتیا او تعاون اوکړو چې هغه زمونږ دا وطن خپل مینځ کښې تقسیمول غواړی، زمونږ دا وطن د اوبو په نوم باندې په خپل مینځ کښې جنګول غواړی۔ لهذا مونږه د دے ډیم چې کوم دے مونږه د دے صوبے اوسیدونکی یو، مونږه د دے صوبے د یو یو انچ زمکې په مونږه باندې حق دے او په کوم ځائے کښې چې د دے صوبے د خلقو نه په کوم ځائے کښې او په کومه خاوره کښې دوی ته نقصان رسی نو ان شا ء اللّٰه تعالی د هغې د پاره زمونږه آواز او زمونږه چغه چې کوم ده هغه زمونږه د ټولو ممبرانو سره شریکه ده او مونږه د هغوی د دے خبرے حمایت کوؤ۔ شکریه۔

جناب سپیکر: مشتاق غنی صاحب۔

جناب مشتاق احمد غنی: میں نے کچھ نہیں بولنا۔

مولانا امان اللہ حقانی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: اچھا تو مولانا امان اللہ حقانی صاحب۔ (قہقہے)

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون و پارلیمانی امور): سپیکر صاحب نے آپ کو دعوت دی ہے۔ اس کو آپ نے۔۔۔

جناب سپیکر: جناب مشتاق احمد غنی صاحب، پلیز، پلیز

وزیر قانون و پارلیمانی امور: کچھ رائے تو ہونی چاہیئے آپ کی۔

جناب سپیکر: پلیز، پلیز آنریبل منسٹر فار لاء اینڈ پارلیمنٹری آفیئرز۔ مولانا امان اللہ صاحب۔

مولانا امان اللہ حقانی: جناب سپیکر صاحب شکریه۔ زمونږ دے ملګرو په کالا باغ ډیم باندې اظهار خیال اوکړلو۔ مونږ حیران په دے باندې یو چې منتخب اسمبلی په وجود کښې راغلې دی، منتخب خلق اسمبلو ته رسیدلی دی دا خو د هغه خلقو

کار دے چې په دے باندې کښېښي او راغونډ شي او اتفاق رائے پرے پیدا کړی لیکن د ټولو نه زیاته دلچسپي ورکښې د صدر مشرف صاحب ده، نو پته نه لګی چې د صدر مشرف صاحب په دے کښې څه مقصد دے یو خو هغه مقصد هم کیدې شی چې کوم ته زمونږ ګران رور اشاره اوکړله۔ بشیر بلور صاحب چې یره هغه د خلقو توجه بل طرف ته اړول غواړي او دا سیاسی خلق بد نامول غواړي نو یقیناً چې ځمونږ مشران چې په ایل ایف او باندې خبره کوی نو هغوی هم په دے وجه باندې کوی چې ایل ایف او دا خبره فیصله شې نو په ملک کښې به منتخب قیادت چې کوم دے، منتخب خلقو ته به اختیار ملاؤ شی نو د دے مطلب دا دے چې دے اوس هم منتخب خلق دا د اختیار جوګه نه ګنړی نو په دے وجه باندې آمرانه انداز کښې د کالاباغ ډیم خبره کوی نو ځمونږ هم په دې باندې خپل خیال دا دے چې دا د منتخب خلقو کار دے او منتخب خلق د په دے باندې یو اتفاق رائے پیدا کړی۔

جناب سپیکر: ڈپٹی سپیکر۔۔۔۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر! لږ اجازت که وی نو۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تینوں خود آپس میں فیصلہ کر لیں مجھے کیوں بیچ میں ڈالتے ہیں۔ سردار ادریس صاحب۔ آنریبل منسٹر فار لوکل باڈیز۔

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): جناب سپیکر! ایک ایسے ماحول کے اندر صدر صاحب نے جو Statement دی ہے، کالا باغ ڈیم کے حوالے سے، جب قومی اسمبلی کے اندر خواہ وہ پنجابی ہو، پٹھان ہو، سندھی ہو یا بلوچی ہو اس پارلیمنٹ کی بالادستی کے لئے سب اکٹھے ہو کر مل جل کر جدوجہد کر رہے تھے تو وہاں پر اپنے اقتدار کو طوالت دینے کیلئے اور لوگوں کو تقسیم کرنے کیلئے، اور ایک ایسے وقت میں یہ ایشو اٹھایا گیا ہے جبکہ پوری قوم اس مسئلے پر متفق ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج کوئی بھی پنجابی اس بات سے اتفاق نہیں رکھتا کہ ہمارا پٹھان بھائی، جہاں سے پانی آرہا ہو اور وہاں پر گھر ڈوب رہا ہو اور وہ تو اس بات سے وہ بھی متفق نہیں ہو سکتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ پوری قوم کے خلاف ایک سازش ہے۔ پوری (تالیاں) پاکستانی قوم اس وقت متحد ہے (تالیاں) وراس سے پہلے بھی ہزارہ کے لوگوں نے وہاں پر قربانیاں

دی ہیں اور جب وہاں پر قربانیاں دی ہیں تو اس کے صلے میں جو آج ہمیں ہائیڈل پر جو پرافٹ مل رہا ہے وہ بھی اس صورت میں مل رہا ہے کہ جیسے ہم بھیک مانگ رہے ہیں۔ چھ ارب روپے وہ تھوڑے تھوڑے کر کے سال کے آخر میں جا کر بڑی مشکل سے مل رہے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس وقت قوم متحد ہے ان کی کسی سازش کا وہ شکار نہیں ہو گی۔ اور ان شاءاللہ تعالی مرکز کے اندر جو پارلیمنٹ کی بالادستی کے حوالے سے یا صوبائی خود مختاری کے حوالے سے جو ہمارے حقوق ضبط کئے گئے ہیں، جو ہمارے حقوق صلب کئے گئے ہیں، جو ہمارے حقوق غصب کئے گئے، اس صوبائی اسمبلی کا کام Legislation ہے۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ ہماری Legislation کے وہ حقوق بھی Schedule V کے تحت معطل کر دیئے گئے ہیں۔ ہم لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے اندر ترمیم نہیں کر سکتے، ہم پولیس آرڈیننس کے اندر ترمیم نہیں کر سکتے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم سب کو متحد ہو کر اور اس وقت پوری قوم خواہ وہ پنجابی ہے، پٹھان ہے، بلوچی ہے یا سندھی ہے، سب اس بات پر متفق ہیں کہ یہاں پر آئین کی بالادستی ہو، یہاں پر پارلیمنٹ کی بالادستی ہو اور اس کے لئے سب مل کر جدوجہد کریں اور یقیناً کالا باغ ڈیم نہیں بن سکتا (تالیاں) جب تک کہ پوری قوم اس پر متفق نہ ہو۔ شکریہ جی۔

(تالیاں)۔

<u>جناب سپیکر</u>: زما په خپل خیال بحث کافی اوشولو۔

<u>میاں نثار گل</u>: تاسو صبر اوکړئي جي۔ مشتاق غنی صاحب سے کہیں کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کر لیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: ڈپٹی سپیکر صاحب۔

<u>جناب مظفر سید</u>: ما وئیل جی که دا خبره ختم شوې وی نو زه په پوائنټ آف آرډر باندې خبره کومه جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: نه تاسو ته دد ے نه روستو موقع درکومه ایشو بیله ده کنه۔جی اکرام الله شاهد صاحب۔

جناب اکرام اللہ شاہد (ڈپٹی سپیکر): جناب سپیکر! مهربانی جناب سپیکر، دلته چې په کومه مسئله باندې ګران او مشر عبد الاکبر خان صاحب د ایوان توجه را اوګرځوله۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔آرڈر پلیز۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یو اہم قومی مسئله ده او زمونږ د ټولو ملګرو جذبات په دے کښې هغه دے رونړو سره یو دی په دے باندې دوه رائے نه شی کیدې جی۔ خو بل طرف ته چې کوم زمونږه صدر محترم هغه په داسے حالاتو کښې چې په دے ټائم کښې پاکستان په یو جغرافیائی کوم ګهمبیر مسئلو کښې ګیر دے نو یو داسې مسئله را اوچتول چې هغه سره قوم په حصو کښې تقسیم شی، دا یه وه پکار د دے نه علاوه زه دا مسئله خپله پورته کول دا خو ضروری خبره ده سرخو د هغې کوم انداز بیان دلته اختیار شوې دے زما د دے سره سر اتفاق نشته او په دے وجه چې مونږه پاکستان یو مسلمان قوم یو او مونږه کښې پنجابی، بلوچی، سندهی دا تصور بالکل نه دے پکار، یو وحدت پکار دے او د هغې وحدت دا دے

(تالیاں) چې مونږه ته خپله مسئله حل کول پکاره ده که د دے نه پنجاب ته نقصان رسی دا زمونږه نقصان دے او که بلوچ ته رسی دا څمونږ نقصان دے او که سندھ ته رسی نو دا زمونږ نقصان دے۔ فائده او نقصان د دے قوم پوه ده نو په دے وجه باندې د دے قوم په یو قومی مسئله باندې قومی رائے پکار ده انفرادی شوچ نه دے پکار داسې سوچ نه دے پکار چې هغه د وطن سالمیت ته، د وطن استحکام ته د وطن اخوت ته نقصان اورسی دلته پکښې د جناح د پاکستان د ختمیدو خبره پکښې هم کیږی زه د دے خبرې دغه کومه چې پاکستان ان شاءاللّٰہ قائم دے او دا به تر قیامته پورے ان شاءاللّٰہ قائم وی او مونږ به د دے وطن

تحفظ کوؤ (تالیاں) او د دے وخت کښې ټول قوم چې تاسو نن اوګورې، کوم طرف ته دا قوم روان دے کوم طرف ته خلقو روان کړے دے نو قسما قسم نظریے بیا راپیدا شوې دے راپورته شوې دی مونږ ته د یو مسلمان قوم حیثیت باندې سوچ پکار دے او زه به دا اووائیم چې

ے نه افغان و نه ترک و تاتاریم
چمن زاریکسان شاخساریم
ے تمیز رنگ و نو برما خرام است
که ما پرورده ازبک یو بهاریم

نو په دے وجه باندې چې
ےپٹان رنگ وخوں کوتوڑ کر ملت میں گم ہو جا
نہ ایرانی رہے باقی نہ طورانی نہ افغانی۔ والسلام

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی، جناب پیر محمد خان صاحب۔

جناب پیر محمد خان: شکریه جناب سپیکر صاحب! بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب! زما رونړو په کالا باغ ډیم باندې خبرے اوکړې-----

(مداخلت/شور)

جناب سپیکر: پلیز۔

جناب پیر محمد خان: نو د کالا باغ ډیم باندې مونږه دے بعضې زړو ممبرانو ته څه لږ ډیر حقیقت معلوم دے چې د دے حقیقت څه دے زمونږ د صوبه سرحد د پاره نو۔ نو کالا باغ ډیم باندې مونږ ته نو دوه ځله بریفنگ شوې دے جناب سپیکر صاحب په 99-1998 کبنې هم شوې دے او د دے نه مخکبنې هم شوې وو۔ په 99-1998 کبنې چې کوم بریفنگ شوے وو شمس الملک هغه وخت کبنې د واپډے چیرمین وو او هغوئی بریفنگ ورکولو په هغه باندې یو کوئسچن نوابزاده محسن علی خان اوکړو هغوي ته پته ده ځکه چې هغوئی د پی اینډ ډی او د فنانس منسټر پاتې شوې وو هغوئی دا کوئسچن اوکړلو چې د کالا باغ ډیم چې جوړ شی نو صوبه سرحد ته پکبنې څومره اوبه ملاویږی او دا په سکیم کبنې شتا که نشته؟ نو هغه گول مول شو کړو چې گول مول ئے شروع کړو نو زمونږه شک پیدا شولو نو مونږه ورته اووئیل چې ته وضاحت اوکړه هغوئی وضاحت نه کولو او وئیل ئے چې میاں نواز شریف به راځی وزیر اعظم او تاسو ه به د پیکج اعلان کوی نو ما ورته اووئیل چې ته خو څه د هغه بالا د پاسه څه دغه نه ئے چې هغه به ته رالیږے

او اعلان به کوی خو مونږ ته اوس وضاحت اوکړو بیا د یوښار سابق چیرمین خه ریټائرډ شوې وو هغه نوم ئے مانه هیر دے هغه هم ناست وو په هغه هم دا کوئسچن اوشولو چې ته پاسه وضاحت اوکړه۔

ایک رکن: شاہنواز خان۔

جناب پیر محمد خان: شاهنواز خان هغه وضاحت اوکړلو چې په کالا باغ ډیم کښې د صوبه سرحد یو انچ اوبه هم نشته دے دا د هغه وضاحت وو او د هغې نه پس ټول منسټران او ټول ایم پی اے ګان، په ځائے کښې چې ځومره حاضره وو ټول د هغې خلاف وو بشمول سردار مهتاب صاحب چې هغه زمونږه وزیر اعلیٰ وو، جناب سپیکر صاحب! حقیقت خو ئے دغه دے۔ د جنوبی اضلاع پکښې اوبو نشته دے۔ علاقه به زمونږه ډوبیږی، زمکے به زمونږه ډوبیږی، کورونه به زمونږه ډوبیږی۔ مقبرې به زمونږه ډوبیږی، زمونږه نیکونو قبرونه به په اوبو کښې او دریاب کښې به ډوبیږی۔ 102 میل زما خیال دے ډهنډ دے او اوبو به یوے صوبے ته ځی چې زمونږه رونړه دی، مونږه د هغوئی نه خلاف یه یو خو یو بیراج غوندې دے جوړ کړی او د هغې نه دے ولے نهرونه ځان له نوځی۔ که دوئی وائی چې مونږه بجلی پیدا کوؤ نو مونږ چې کومه سروے کړے ده تقریباً څه دس ہزار میګاواټ بجلی صوبه سرحد کښې په لږ خرچ باندې پیداکیدې شی نو هغه ولے نه پیدا کوی۔ په دیکښې 27 سو میګاواټ پیدا کیږی، مونږه د هغې نه ځلور چنده زیاته پیدا کولے شو او په لږه خرچې ئے پیدا کولے شو۔که د بجلئی د پاره وی نو دا دے اوکړی او که د نهرونو د پاره وی نو واړه بیراجونه دے جوړ کړی او نهرونه دے ترے بوځی۔ خو زمونږه د جنوبی اضلاع هم حق شته، هغوئی ته دے هم بیراجونه جوړ کړی او هغوئی ته دے هم اوبو راولی۔ خو که زمکه زمونږه ډونوی نو دا ناجائزه ده جناب سپیکر صاحب، بل په دیکښې زه تاسو ته یوه خبره بله اوکړم۔ د برطانیې یو مشهور جاسوس دی، په جنګ عظیم کښې هغه یو ډائری لیکلې ده او هغه چهاپ شوے ده، هیمفرے ئے نوم دے۔ هغه هیمفرے په هغه خپله ډائرے کښې دا لیکلی دی چې مونږه ته ہدایات، په هغه وخت کښې برطانیه په دنیا کښې یو غټ Power وو لکه نن چې امریکه ده۔ وائی چې مونږه ته د هغه وخت د هغوئی د سی ائی ډی، کوم انټیلیجنس ذرائع چې وے، د هغوئی دا

ہدایات وو چې د مسلمانانو په ملکونو کښې تاسو ډیمونه جوړکړئی، غټ غټ ډیمونه۔ چې د جنګ په وخت که د هغوئی خلاف مونږه دا استعمالوولې شو۔ هسے تاسو سوچ اوکړئی که نن، خدائی مه کړه په یو تربیله باندې یو میزائل اوغوځیږی، د پاکستان یو سړے به جوندې پاتے شې، د دے علاقو نه په خکته چې څومره دی سندھ پنجاب او د بلوچستان پورے؟ د پیښورا و نوښار پورے۔ دا خو به ټول قتل شې، په یو ځائے باندې به مړه شې۔ داسې که په دے ورسک باندې اوغورځیږی نو دا پیښور، دا هر څه به درسره تباه نشې۔ دے مصوبو سره سره غټه خبره د دے فارن خلقو په دے باندې نظر وی چې دا ملک به په دفاعی لحاظ باندې څنګه زمونږه ہه شکنجه کښې راځی چې مونږه ته په آسانه Surrender شی۔ جناب سپیکر صاحب، د دے دومره غټې منصوبے د پاره بهر خلق پیسې راکوی نو د دے وړو وړو د پاره دے مونږه له قرضې راکړی کنه۔ په دے کښې د دوئی دومره دلچسپی ولے ده۔ بیا دے طرفته چې د تربیلې سو میل ډهنډ د تربیلې دے، 102 ورسره دا شو نو د پنجاب او د صوبه سرحد، دا خو د یو بل نه بین البراعظمی علاقے ترے خوړې شو۔ دا خو دریاب شو زمونږ په مینځ کښې۔ مونږه سمندر پار شو او هغوئی هم سمندر پار شو چې سل میله ډهنډ زمونږه په مینځ کښې د پنجاب سره فاصله شی نو دا یو ملک پاتے کیدې شی؟ دا نشې پاتے کیدې نو د دے وجې نه که د اوبو ضرورت وی نو نهرونه دے ترے اوسیتې شې د ډیم نه بغیر۔ که د اوبو ضرورت وی نو بیراجونه جوړولې شی واړه۔ که د بجلی ضرورت وی نو مونږه سره Sources شته نور بنه ډیر، هغې باندې د بجلی جوړه کړے شې۔ مونږه د پنجاب خلاف نه یو، زمونږه ملک دے۔ زمونږه قوم دے خو داپنجاب پخپله تباه کیږی۔ د دے ډیم د لاسه دا پنجاب بهHundred percent په دیکښې به نه بنیادم پاتې شې په یوAttock سره او نه به په دیکښې هغه ماشې پاتې شې۔ ونے مونے، هغه خرڅه به ډوب شی۔ په دغه طرف دے پنجاب رونړه سوچ اوکړی۔ دا برصغیر خو داسے ګرمه علاقه ده، استوائی علاقه ده،په دیکښې جنګونه کیږی۔ دا څومره وخت چې اوشو په دیکښې خدائے رحم کړے دی چې لږ غونډے ډائریکټ نه دے شوې خو دا جنګونه کیږی او د برصغیر تاریخ داسې پاتې شوې دے چې په دیکښې همیشه

گرم جنگونه شوې دی او دے باره کښې پشینگویانې هم شته دے۔ چې په دیکښې به داسے جنگ کیږی وائی چې دا دریائے سندهٔ چې دے دا به د وینو سور بهیږی۔ زما خیال دے علماء کرامو به هغه بعضې پشینگویانې لوستے وی اګرچې پشینګوئې باندې دا یقین نه دے پکار خو نه، د پشینګوئې مطلب دا دے چې دا شته، تواریخو کښې شته پشینگویانې۔ یو مشهور سړی په فارسی کښې لیکلئے دے، شاه نعمت الله کشمیری صاحب هغه وائی چې په دے اباسندهٔ باندے به دا وینے بهیږی، داسې لاشونه به وی نو هغه خوداښکاری که یو میزائل ئے اوغورځوو نو لاشونه به زمونږه ټول روان وی۔ نو پنجاب سے هم تباه کیږی او سندهٔ به هم تباه کیږی۔ د هغوې دپاره غټ ډیم موزوں نه دے او د هغوې دپاره خطرناک دے۔ او دا خبره که زمونږه نواز شریف کوله نو مونږه ئے هغه وخت کښې هم مخالفت کړے دے حالانکه مونږه د هغه سره په کیبنټ کښې وو، حکومت کښې د ننه وو۔ مونږه د یو فرد خلاف نه یو۔ که د ایل ایف او مسئله ده هغه خو زمونږه، سراج الحق صاحب زمونږ مشر دے، هغه بار بار وئیلی دی چې دا خو د مرکز خبره ده نو مونږه هم وایو چې د مرکز خبره ده، ځان له دے حل کړی۔ چې څنګه فیصله مشرانو اوکړه او دے کړی خو دا خبره چې ده دا د مرکز ځکه نه ده چې دیکښې زمونږه صوبه ډوبیږی او زمونږه صوبه زمونږه ډوبولو ته نه شو ورکولې۔ دا ناجائزه ده چې څه وایم چې دے پیښور ښار کښې ما ته اوبو پکار دی او اخوا ته د حیات آباد علاقه کښې دا کورونه او آبادی مونږه ورانوؤ او ډیم پکښې جوړ وو۔ دا به جائزه نه وی چې د پیښور ښار مونږه تباه کوؤ او دیکښې ډیم جوړوو چې نوښار ته ترے اوبو بوځو، دا به صحیح خبره نه وی لهذا ما لږ وضاحت ځکه کوله غوختل چې زمونږه مخکښې بریفینګ شوې دے نو لهذا کالاباغ ډیم د پاکستان په مفاد و کښې دے۔ شکریه۔

محترمہ نعیمہ اختر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔جناب صدرا! دے موقع کښې کالاباغ ډیم-----

جناب سپیکر: جناب سپیکر۔

محترمہ نعیمہ اختر: Sorry جناب سپیکر! (قہقہے) کالا باغ ڈیم کے بارے میں جو بات ہو رہی ہے۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! مبارک ہو۔

محترمہ نعیمہ اختر: سر! صدر کی بات بار بار ہم کرتے ہیں تو غلطی ہو گئی سر، کالا باغ ڈیم کے بارے میں بات کرنا چاہوں گی مارچ 2001 میں مشرف صاحب کے واضح بیانات موجود ہیں جس میں انہوں نے کہا ہے کہ متنازعہ تسلیم کر کے اسکو نہ بنانے کی بات کی تھی اور چھوٹے ڈیموں کی حمایت کی تھی لیکن اب پھر اس سیاسی بحران میں اس بات کو ایک ایشو کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے۔ ہمارا جتنا خیال ہے تو وہ ایل ایف او سے توجہ ہٹانے کیلئے۔۔۔۔۔

(شور)

Mr. Speaker: Please.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! اگر یہ خود اپنی ایک ساتھی کو تقریر کرنے نہیں دے رہے تو ہم اس میں کیا کریں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں Interruption نہ کریں۔ آرام سے سنیں پلیز۔ دل گردہ بڑا رکھیں۔ خواتین کو حق دیا کریں نا، اچھا جی۔

محترمہ نعیمہ اختر: صدر صاحب نے اسکے نہ بنانے کی بات کی تھی۔ چھوٹے ڈیموں کی حمایت کی تھی لیکن اب پھر اس کو سیاسی بحران کی صورت میں ایک ایشو کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے۔ ہمارا جتنا خیال ہے تو اسکا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کا خیال ایل ایف او سے ہٹ جائے اور پنجاب کو خوش کرنے کیلئے ایک بار پھر اسکو ہوا دی جا رہی ہے۔ سب کہتے ہیں کہ آپ ایک پاکستانی کی حیثیت سے سوچیں، پاکستان کے فائدے کیلئے سوچیں لیکن یہ فائدہ ہمیشہ سرحد کی قربانی پر پاکستان کو پہنچے۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے لوگ اپنے گھر کیلئے سوچتے ہیں اور اسکے بعد پھر پڑوسی کیلئے سوچتے ہیں۔

Mr. Speaker: Thank you.

محترمہ نعیمہ اختر: میں صرف یہ کہنا چاہتی تھی۔

جناب سپیکر: نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! میں تو آپ کو مبارک باد دے رہی تھی کہ آپ گورنر سے بھی اونچے ---

جناب سپیکر: تھینک یو، لیکن آپ کی مبارکباد Time barred ہے، برائے خدا میرے ماتم پر آپ خوشیاں نہ منائیں (قہقہے) جناب قاضی محمد اسد خان۔

قاضی محمد اسد خان: شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اسی سلسلے میں بولنا چاہتے ہیں؟

قاضی محمد اسد خان: جی ہاں۔

جناب سپیکر: اس ایشو پر۔

جناب سپیکر: جی ہاں، جی ہاں۔

جناب سپیکر: اچھا۔

قاضی محمد اسد خان: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کیونکہ میں ایک ایسے حلقے سے تعلق رکھتا ہوں جہاں پر ڈیم بنانے کے Social effects ہیں، تربیلہ ڈیم کی میں بات کر رہا ہوں، وہ بڑے نمایاں ہیں اور اتنی بڑی قربانی کیلئے، ہم ڈیموکریٹک لوگ ہیں، میں سمجھتا ہوں Consensus کا ہونا ضروری ہے۔ ہم پولیٹیکل لوگ ہیں اور جب Politician آپس میں بیٹھ کر اس پر بات کریں گے تو اس کا حل نکل آئے گا ان شاءاللہ تعالیٰ مجھے یقین ہے کہ اگر اسکی Feasibility کو دیکھا جائے اور اگر اس میں سرحد کا واقعی نقصان ہے اور اسمیں ہمیں فائدے کی جگہ نقصان زیادہ ہوتا ہے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ اس پراجیکٹ سے اجتناب کرنا چاہئیے۔

Mr. Speaker: Thank you very much.

جناب خلیل عباس: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جناب ظفر اعظم صاحب، ملک ظفر اعظم صاحب۔

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون): شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے کالا باغ ڈیم بنانے اور نہ بنانے پر اپنے مؤقف اور اپنی پارٹی، ایم ایم اے کا مؤقف بیان کرنے کا موقع دیا۔ جناب والا! جس طرح ساری دنیا کو معلوم ہے اور اس ہاؤس میں جو لوگ بیٹھے ہیں ان کو بھی یہ معلوم ہے کہ

اگلی صدی نہیں بلکہ یہی صدی آبی ذخائر کی ہے اگلی جو جنگیں ہونگی تو وہ بھی آبی ذخائر پر ہونگی۔ تو اس حوالے سے میری دوسری رائے یہ بھی ہے کہ کالا باغ ڈیم بنے گا یا نہیں بنے گا لیکن اصل مسئلے سے قوم کی توجہ ہٹانے کیلئے اسے اٹھایا گیا ہے۔ ایل ایف او اور وردی سے توجہ ہٹانے کیلئے یہ ایشو اٹھایا گیا ہے۔ جناب والا! میری تیسری بات یہ ہے کہ یہاں پر کوئی بھی فنی ماہر یا ایکسپرٹ اس بابت میں، ہم جو اخباروں میں پڑھتے ہیں یا جو ہمیں بریفنگ دی گئی تھی اس حوالے سے تو ہم بات کرتے ہیں لیکن ایم ایم اے کا واضع مؤقف ہے کہ اس پر Ex expert بلائے جائیں کیونکہ آپکے علم میں ہے، بخوبی علم میں ہے اور اس ہاؤس کے بھی علم میں ہے کہ ہمارا ایک فرد جو ریٹائرڈ ہوا اور ریٹائرمنٹ کے بعد اس نے کہا کہ صوبہ سرحد کو بہت ہی زیادہ نقصان کالا باغ دیم سے ہونے والا ہے۔ جب اسی بندے کو واپس لے لیا گیا تو اسی نے کہا، یہ سارا ہاؤس اس پر گواہ ہے، تو اسی شخص نے کہا کہ نہیں نہیں کالا باغ ڈیم تو ایک ذرے کا بھی نقصان نہیں دے رہا، اور فلاں فائدہ ہے ڈھینگا فائدہ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ایک مؤقف جو اسکا چند دن پہلے تھا ؤقف چند دن بعد تبدیل تھا۔ اسی طرح جب پہلی Feasibility اس کی ہو رہی تھی تو صبح سویرے سے شام تک لوگ بلکل خاموش تھے اور اسی ڈیم کے متعلق وہ یہی سوچ رہے تھے کہ یہ ڈیم صوبہ سرحد اور پنجاب کیلئے سونے کی ایک چڑیا ثابت ہوگا لیکن شام کے بعد نہ جانے کیا ہوا شام کو جب لوگ اٹھے تو Electric Pool پر Red نشانات دیکھ لئے۔ جب Red نشانات دیکھ لئے تو افواہ یہ اڑی کہ یہاں تک اس کو Damage کرے گا حالانکہ وہ Flood damage جو میرے خیال میں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> 1993 میں۔۔۔

<u>وزیر قانون:</u> میرے خیال میں 1993ء میں Flood آیا تھا اور اسی پر نشانات انہوں نے لگائے تھے کہ جب Flood یہاں تک آئے گا تو نوشہرہ کو تباہ و برباد کردے گا سر، اسی طرح غلط فہمیوں میں اگر ہم ایک قومی مفادات کو قربان کرتے رہے اور یہ جانتے ہوئے کہ آگے آنے والے زمانے میں یہ ہمارے لئے ایک مصیبت ہوگی اور آپ Power کے متعلق سوچیں جی Power میں جی Twenty five Paisa per, اچھی طرح تو عبدالاکبر صاحب بتائیں گے یا Seventy Five Paisa پر ایک یونٹ بجلی بن سکتی ہے جبکہ کوئلے کی بجلی اس سے کئی گنا مہنگی ہے تو بات میرے مقصد کی یہ ہے کہ اس پر ایکسپرٹس بلائے

جائیں اور وہ ایکسپرٹس جن پر ساری سیاسی جماعتوں کا اعتماد ہو، اور اگر وہ صوبہ سرحد کیلئے نقصان دہ نہ ہو اور پنجاب جو پاکستان کا ایک حصہ ہے جو ہمارا مسلمان بھائی ہے اگر ہم پر آٹا بند کرتا ہے، اگر ہم پر گندم بند کرتا ہے، پھر بھی کسی نہ کسی طریقے سے ایک دو دانے گندم کے ہمیں مل ہی جاتے ہیں لیکن اس بنا پر نہیں کہ پنجابی اور پٹھان، اگر پنجابی اور پٹھان کا مسئلہ ہے تو ضلع میانوالی ون یونٹ تک صوبہ سرحد کے ضلع بنوں کی ایک تحصیل رہا ہے اور اس صوبے کا ایک حصہ رہا ہے لیکن آج تک، چونکہ اس میں میرا اور انور کمال خان کا قبیلہ آباد ہے لیکن اس کے متعلق ایک حرف بھی، ایک Word بھی کسی نے نہیں کہا حالانکہ شیر افگن جو ایم این اے تھے اس وقت، 1993ء میں وہ بھی اس پر متفق ہو چکے تھے کہ ہمیں صوبہ سرحد کے ساتھ ملایا جائے ون یونٹ سے پہلے جب ہم انکی تحصیل کا حصہ تھے اسی میں ملایا جائے لہذا میں یہ عرض کرونگا کہ کالا باغ ڈیم کے متعلق ہماری جو رائے ہے اگر کالا باغ ڈیم نہ بنے تو بھی میں ان لوگوں سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ کیوں اس بابت خاموش ہیں کہ ضلع میانوالی صوبہ سرحد کو واپس دیا جائے (تالیاں) ابھی تک، ابھی تک، اس ہاؤس میں، دوسرے ہاؤس میں، تیسرے ہاؤس میں کبھی بھی ان لوگوں نے یہ مطالبہ نہیں کیا کیونکہ وہاں پر ہمارے ہی قبیلے کو دو حصے کر کے ان لوگوں نے ہمیں بھی Tail

پر ڈال دیا ہے اور پنجاب میں بھی اس وقت۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! آپ اس پر قرارداد لائیں۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: قرارداد لائیں۔ مقصد پاس کر لیں گے۔

وزیر قانون: نہیں جی، قرارداد کی بات نہیں ہے۔ آپ میری بات سنیں، پھر اس پر بات کرتے ہیں۔ جب آپ کو قرارداد کی اس وقت ضرورت ہوتی، جب آپ کالا باغ ڈیم کے متعلق قرارداد نہیں مانتے، آپ رائیلٹی کے متعلق قرارداد پر آسرا نہیں کرتے، رکتے نہیں تو میانوالی کیلئے کیوں آپ قرارداد نہیں لا رہے تھے؟ آپ ہی دعویدار ہیں، آپ ہی اسکی قرارداد لائیں۔ ہم تو لڑ رہے ہیں، ہم تو جھگڑا کر رہے ہیں روزانہ، Monthly اور سالوں میں ہماری اس پر میٹنگز ہوتی ہیں۔ ڈیموں کے متعلق بھی میرا موقف یہ ہے کہ کالا باغ ڈیم بنے یا نہ بنے اگر مشرف صاحب کو اتنا ہی ڈیم بنانے کا شوق ہے اور اس صوبے کو سرسبز و شاداب کرنا چاہتے ہیں تو میرا اس ہاؤس سے یہ مطالبہ ہے کہ وہ پرویز صاحب سے اور مشتاق غنی صاحب سے یہ مطالبہ

کریں کہ وہ منڈا ڈیم بنائیں، جس سے شبقدر اور مہمند ایجنسی کے وسیع علاقے سیراب ہوں گے اور اس سے 140 میگاواٹ بجلی بھی پیدا ہو گی۔

جناب سپیکر: Please Interruption نہ کریں نا، آپ مستفید ہو جائیں۔ ہاں جی۔

وزیر قانون: آخر میں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میرے علم کے مطابق، رپورٹ انہوں نے بھی پڑھی ہے، انہوں نے بھی پڑھی ہے۔ اگر اس ڈیم سے نقصان ہو رہا ہے تو وہ صوبہ سندہ کو ہو رہا ہے۔ وہ بھی ہمارے بھائی ہیں وہاں پر سینکڑوں جنگلات تباہ ہو جائیں گے جی۔ وہاں پر I think ten million پانی چھوڑنا پڑتا ہے پانی چھوڑیں گے تو وہاں پر کھارا، Saline Water اوپر نہیں آئے گا۔ ہاں کوٹری حیدر آباد میں یہ علاقہ تباہ ہو رہا ہے۔ گورنمنٹ سے ہماری یہی گزارش ہے کہ پاکستان کیلئے جو بھی ڈیم زیادہ سود مند ہو ہم ان کے ساتھ ہیں وہ بنائے جائیں۔ لیکن جہاں پر نقصانات ہو رہے ہیں تو اس کی بھی ذمہ داری لینی چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ یہاں پر ڈیم بنایا جائے اور ہمارے سابقہ متاثرین تو اب تک مارے مارے پھر رہے ہیں اور پرسوں جو ڈیم بنا ہے۔ اس کا جو معاوضہ دیا گیا ہے وہ میرے خیال میں صوبہ سرحد اور پاکستان میں اس کی مثال ہی نہیں ملتی۔ میری گزارش یہی ہو گی کہ اس ڈیم کے نہ بننے کے باوجود بھی بھاشا اور ہمارے شبقدر کے ساتھ جو منڈا ڈیم ہے اس کو بنائیں وہ ہمارے لئے بھی فائدہ مند ہے۔

جناب سپیکر: شاد محمد خان! شاد محمد خان، شاد محمد خان۔۔۔

(قہقہے/تالیاں)

جناب شاد محمد خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی

جناب شاد محمد خان: ډیر د ستاسو مشکور یم چې ما غریب ته مو زه مو را یاد شوم ،تاسو مو لږ غوندې را کړو۔ خو زه خو دا وائیم چې دا ستنے سورے شوې د ولس بجے شوې (قہقہے) د ممبرانو شونډې اوچے ،سترګے سرې شوې علاج ئے د چائے علاج دے۔ هغه به اوکړو نو لږ به ششیده خشک کالا باغ ډیم کوم ځائے ته اورسیدو۔۔۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: د شاد محمد خان دا تجویز تاسو ته مظور دے۔

اراکین: آو جی۔

جناب نثار صفدر خان: جناب سپیکر!

سید مرید کاظم شاہ: مجھے ایک منٹ دیدیں، میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نه د دے نه روستو، روستو روستو ان شا اللہ جاری رکھیں گے۔ ہم جاری رکھیں گے۔

The House is adjourned for tea break

(اس مرحلہ پر ایوان کی کاروائی چائے کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب نثار صفدر خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: اسی ایشو سے متعلق بات ہے؟

جناب نثار صفدر خان: سر! میرا اپنا ذاتی کالا باغ کی طرح ایک ایشو ہے، میرا اپنا ایشو ہے۔ کیونکہ وہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں پہلے جب اس کو Conclude کریں گے تو پھر آپ کو میں ٹائم دوں گا۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

سید مرید کاظم شاہ: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: اسی سے متعلق بات ہے؟ جناب مرید کاظم صاحب۔

جناب انور کمال خان: سپیکر صاحب یو تپوس کومه جی تاسو د ۔۔۔۔

جناب سپیکر: پوائنټ آف آرډر دے ؟

جناب انور کمال خان: پوائنټ آف آرډر دے جی۔ دا یو یو سیکنډ جی Sir, I will not take more than one minute. تاسو نن د دے ایجنډې باندې چې کوم مونږ تاسو ته درکړے ده نو هغې باندے تاسو نن څه Debate کولے شئی څکه چې اوس خو دا یوه بجه ده نو نن خو ټوله ورځ مونږه په دے ، هغې نور ایشوز باندې خبرې اترے اوکړے ۔ نو دا لږ Clear کړے که چرته هغه ایجنډا باندې خبره کوئی، بیا

خو به تاسو مونږ ته ټائیم راکوئی۔ او که ایجنډے باندې خبرې نه کوئی۔ بیا به تاسو هغه Mondayته مونږ ته هم هغه خپل چې کوم فیصله مونږ سره شوے ده۔ دوه دوه ورځ یا کومې کومې ورځ مونږه مقررے کړے دے نو هغه به بیا مهربانی کوئے چې هغه ټائیم به مونږ ته پورا پورا راکوئی۔

جناب سپیکر: زه خو جمهوری سړے یم، په دغه باندې ،جمهوریت باندې یقین ساتم۔ که تاسو دا ایشو اوچته کړیده۔ که تاسو ئی Concludeکول غواړئی، مطلب دادے چې وئی چې ختم ده ۔که نه څه ممبران معزز یا د ګورنمنټ د طرفه څه مؤقف۔۔۔۔

جناب انور کمال خان: زمونږه مقصد دا دے جی۔ زمونږه مقصد دادے چې زمونږه په ایجنډا باندې مونږ ته چې کوم پوائنټ نمبر ون دے۔ هغې کښې مونږ ته Two clear daysپکاردی ۔نو هغه Two clear days خو که تاسو۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: درکوو به جی، درکوو به۔

Mr,Anwar Kamal :Thank you very much

جناب سپیکر: درکوو به دوکوو به، آو جی مرید کاظم صاحب۔

سید مرید کاظم شاہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر، منسٹر صاحب نے کالا باغ ڈیم پر بہت اچھے Commentsدیئے جی کہ یہ Consensusکے ساتھ ہو اور انہوں نے ایک بہترین اور اچھی تجویز دی کہ ڈسٹرکٹ میانوالی کو صوبہ سرحد کے ساتھ ملایا جائے۔ میں جناب اپنی اپوزیشن کی طرف سے پوری یقین دہانی کراتا ہوں منسٹر صاحب کو کہ وہ قرارداد لائیں۔

وزیر قانون: آپ قرارداد لائیں جی۔

سید مرید کاظم شاہ: وہ قرارداد، ہم قرارداد لاتے ہیں، گورنمنٹ ہماری حمایت کرے اور میانوالی کو ڈیرہ اسماعیل خان کے ساتھ ملائیں، صوبہ سرحد کے ساتھ ملائیں۔

جناب سپیکر: یہ ایک علیحدہ ایشو ہے۔اس کو بعد میں۔۔۔۔

سید مرید کاظم شاہ: اس میں کالا باغ ڈیم کا مسئلہ بھی حل ہوتا ہے جی کالا باغ ڈیم پھر صوبہ سرحد میں بنے گا، رائیلٹی بھی اگر بنے گی تو رائیلٹی بھی ہمیں ملے گی، تو یہ ایک بہت اچھی تجویز ہے۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: یہ ایک علیٰحدہ ایشو ہے ان شااللہ اس پر پھر بات کریں گے۔

سید مرید کاظم شاہ: نہیں سر! میں یہ کہہ رہا تھا۔ میں گورنمنٹ سے اپیل کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: کالا باغ ڈیم کے بارے میں مؤقف کیا ہے آپ کا؟

سید مرید کاظم شاہ: میرا مؤقف یہ ہے جی کہ Consensus کے ساتھ اس پر فیصلہ کیا جائے اور جو ملک کے مفاد میں ہو، ملک کے لئے ہر وہ کام جو ملک کے مفاد میں ہو۔ صوبہ سرحد کے ساتھ۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ جناب خلیل عباس خان صاحب۔

وزیر قانون: جناب! یہ اپنا وہ مؤقف تو بتائیں کہ مفاد میں کیا ہے؟

جناب سپیکر: جناب خلیل عباس خان صاحب۔

جناب خلیل عباس خان: ډیره مهربانی سپیکر صاحب۔ کالا باغ ډیم په حواله به جی زه خبره کوم۔ چونکه څما تعلق د نوښار ضلعې نه دے جی۔ او زما کلے اکوړه خټک، مونږ د نه بالکل Directly effected یو جی۔ مخکښې هم منسټر صاحب خبره اوکړله جی هغه د Highest flood Level جی۔ دا د 1928 کوم Highest Flood Level چې وو، په دے نوښار علاقه باندې چې کوم سیلاب تیروو، هغوې هغه Consider کړے وو چې دا اوبه به تر هغې پورې راځی۔ په هغه جی مانه مخکښې هم خلقو په دې باندې ډیرے خبرې اوکړې۔ خو زه په یو خبره باندې نه پوهیږم جی۔ چې کالا باغ ډیم خبره خو شروع شوې ده خو ترا وسه پورې د یو ے مالیاتی ادارے د طرفنه، نه د ورلډ بنک د طرفه نه د ایشین ډیویلپمنټ بنک د طرفه نه د اسلامک ډیویلپمنټ بنک د طرفه، نه د څه بل څه Financial consortium د طرفه هیڅ قسم دا خبره نه ده راغلې چې هغه به کالا باغ ډیم Finance کوی۔ دا یو محض دا ایشو یو نان ایشو ده او داد خلقو دیان د Main

Issuesنه اخوا کولو دپاره دا خبره راوچته کړې شوې ده جی. د وخت کبنې زمونږ جی چې کوم حالات دی په چاپیره بارډر باندې د هغې تقاضا دا ده، د هغې ضرورت دا دے، د وخت ضرورت دادے چې قوم کبنې د اتفاق پیدا کړې شي. نه چې صوبه سرحد او پنجاب، پنجاب او سندھ او پنجاب او بلوچستان خپلو کبنې او جنګولې شي ـ لهذا زما چې کوم زمونږ صدر صاحب دے یا نور مشران دی، هغوې نه زما دا استدعا ده چې مهربانی اوکړي. قوم یکجا کړئی، نور ئی مه منتشر کوئی جی ـ مهربانی ـ

Mr. Speaker: Thank you

محترمہ زبیدہ خاتون: پوائنٹ آف آرڈر سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، زبیدہ خاتون صاحبہ۔

محترمہ زبیدہ خاتون: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ اس جانب مبذول کرانا چاہتی ہوں کہ ابھی اپوزیشن نے جو کالا باغ ڈیم کے بارے میں اپنا مؤقف بیان کیا ہے۔ تو اس میں پی پی پی (شیر پاؤ گروپ) والوں کا مؤقف بھی شامل تھا اور انہوں نے واک آؤٹ بھی کیا تھا۔ لیکن کل کے "خبریں" اخبار میں ان کی ایک Sitting MPA محترمہ رفعت اکبر سواتی صاحبہ کا ایک بیان آیا ہے کالا باغ ڈیم کے حق میں کہ یہ ملک و قوم کے مفاد میں ہے۔ تو ہم ان سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ قول اور فعل میں یہ تضاد ان کا کیسا ہے؟

جناب سپیکر: تھینک یو۔ جناب، ملک، مولانا۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! د دے ددوی دغه کوم چې ددوی پارټی لیډر چې دے هغوی د هغې خلاف تقریر اوکړو نو د هغوې مؤقف د پارټے راغلو په دې وجه باندے د هغوی دا مؤقف چې دے د هغوې ذاتی مؤقف دے۔

جناب فرید خان: محترم جناب سپیکر صاحب!

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: مجاہد

جناب فرید خان: محترم جناب سپیکر صاحب! یہ جو ابھی ایک بیان۔۔۔۔

جناب سپیکر: مولانا مجاہد صاحب۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: جی جناب سپیکر صاحب! د پرون نه په دے یو ایشو باندې خبرې روانے دی. ما اندازه اولګوله چې حزب اختلاف اؤ حزب اقتدار ټول په

دے متفق دی چې کالا باغ ډیم دے بند شي،نه دے وی، نه دے وی، نه دے وی (تالیاں) بله خبره زما دا ده۔ چې دا زما یقین دے چې ان شاءاللہ پرویز مشرف په دے ایل ایف او باندې شکست خوری۔ د دے وجے نه هغه دا ایشو راوباسله چې کالا باغ ډیم دے جوړ شي۔

(تالیاں)

جناب فرید خان: محترم جناب سپیکر صاحب!زمونږه۔

جناب حبیب الرحمان: پوائنټ آف آرډر دے۔

جناب سپیکر: حبیب الرحمن خان۔

جناب حبیب الرحمان: مهربانی جناب سپیکر۔ دا کالا باغ ډیم باندې چې کومې خبرې اوشوې نو اکثریت په دے خبره متفق دے چې دا صدر پاکستان د قوم د جنګولو د پاره یعنی دا یو ایشو رااچته کړے ده زه د خپلو رونړو ته وایم چې هغه دا ایشو راپورته کړے دے۔ نو په دے ایوان کښې د پنجاب خلاف مونږ ټول مسلمانان یو او د دے پاکستان،زمونږه وجود د دے د بقاء د پاره مونږه سر او مال د دے پاره ورکو نو زه وایم چې بل مونږه هغوې دا نشانه کوو چې یره مونږه ورانوی۔دا یو Technical مسئله دے خو زمونږه یو لویه سیاسی پارټی دے کالا باغ ډیم غرګه کړه۔نو زما دا Technically مسئله ده دا سیاسی مسئله بالکل نه ده۔ د دے د Input او د Output پته لګول غواړی۔ چې په دے باندې زمونږ نقصان څومره دے۔آیا که د پاکستان نه د دے تاوان نه فائده ډیره وی۔نو دا ډیم جوړول پکاردی خو که چرے د پاکستان نقصان چې کوم دے ،کم وی او د صوبه نه زیات نقصان وی نو دا دے نه جوړیګی،دا خو ټیکنیکی۔نو په دے وجه یعنی زه په خبره وایم چې یره ټیکنیکل خلق د دے څلور واړو صوبوچې هغه محب وطن خلق وی۔ټیکنیکل خلق وی په دے فیلډ باندے پوهیږی هغه دے کښنې او څمونږ اکابرین دوه دره څلورکسان د هرے پارټے ،ته دے ورسره کښنې په دے دے یو خپل متفقه رائے دغه کړی۔که چرے د ملک د پاره دا ناګزیر وی۔مونږ روزانه د لوډ شیډنګ د پاره جلو سونه اوباسو مرګونه پکښې کیږی۔چغې وهو۔د حکومتونو خلاف کوو۔د دے متبادل که بهاشه ډیم دے که میرا ډیم دے۔نور

ډیمونه دے هم Propose کړی۔خو دا یو ټیکنیکی مسئله ده۔دے له دومره سیاسی رنگ ورکول، او بیا زمونږه د پاکستان د نور فیډریشنوں خلاف په دے فورم باندې په دے انداز باندې خبرې کول،دا خو د صدر مشرف هغې خبرے ته تقویت رسول دی۔ لهذا د دے نه اجتناب پکاردی۔ که هغه دا چل کوی او مونږ جنګوی نو مونږ ولے دے رنړو سره جنګیګو۔دغه زما خیالات وو جی۔

جناب فرید خان: پوائنټ آف آرډر جی پوائنټ آف آرډر جی۔

جناب عبدالاکبر خان: Personal explanation دے جی۔زما په خیال ما چې کله دا خبره شروع کوله نو زما بنیادی مقصد ددغې قراردادونو نه وو۔ما دهغې ټیکنیکل باندې خبره مانه ده کړے۔ځکه چې دا درے قرارداد ونه پاس شوې وو نو ددے مطلب دادے چې دا په دے اسمبلۍ کښې ډیره زیاته Discuss شوه نو ددے نه پس بیا چې کوم دے یوے اسمبلۍ دا قرارداد پس کړو۔ هغه وخت کښې چې په مرئ ټوپک نه وو ایخے چې ګنی ته د قرارداد حمایت اوکبه۔دا په دے اسمبلۍ کښې درے ځله دا قرارداد راغې،درے ځلهDiscussاوشو۔او Unanimously د اسمبلۍ دا فیصله اوکړه۔چې هغه هر څه خبرونه نه چې په هغې کښې ټیکنیکل هم راغې په هغې کښې Political هم راغې په هغې کښې هر څه خبره راغله۔هغې نه پس دا قراردادونه پاس شوی دی۔دا څه نوے خبره نه ده۔نوے ایشو نه ده۔بیا دا خبره Already څو څو زله Discuss شوې ده او څو څو زله Decide شوی ده۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب عبدالاکبر خان: زما په خیال چې قراردادونو تر څو پورے تعلق دے۔ مونږه زکه وایو چې دے اسملۍ هم قراردادونه پاس کړے دی۔په هغې دے عمل درآمد او شې۔

جناب سپیکر: جی جی جناب سراج الحق صاحب۔

جناب فرید خان: محترم جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب۔

جناب سراج الحق(سینئر وزیر): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔انتہائی قابل احترم سپیکر صاحب، معزز د صوبائی اسمبلی اراکینو!نن ټوله ورځ کالاباغ ډیم باندې بحث اوشو۔ او زما دا خیال دے۔چې پررویز مشرف صاحب د کوم مقصد دپاره دا کالاباغ ډیم خبره کړے وه نو هغې کښې هغه کامیاب شو۔او دهغه بنیادی مقصد دکالاباغ ډیم جوړول نه دی۔بلکه د خلقو توجه دهغه مسائلو نه اخوا دیخوا کول دی کوم کښې چې دا وخت په مرکزی اسمبلئ کښې بحث روان دے۔او ټوله دنیا کښې چې کله د خبرو دپاره بله موضوع نه وی نو بیا خلق په موسم باندې خبره کوی۔دغه شان چې کله دمرکز کښې بله څه مسئله نه وی نو بیاپه کالا باغ ډیم باندې خلق خبره اوکړی۔نو بیا خپله د هغې په نتیجه کښې یو بحث او Discussionروان شې۔ خو زه حیران په دے خبره یم چې د کالا باغ ډیم نه د ټولو نه زیات اثرات په صوبه سرحد باندې پریوځی د ټولو نه زیات د صوبه سرحد مزکه متاثره کیږی۔ او دے وخت کښې اسمبلئ شته دے۔ یو منتخب حکومت شته دے۔نو که چرته مرکزی حکومت یو دومره لوئے پراجیکټ شروع کوی۔تر اوسه پورې خو هغوې په سنجیدګې سره ددے صوبې د منتخب ایوان سره یا د حکومت سره هیڅ څه رابطه نه ده کړې۔ او نه اوس اوس چې کوم بجټ پاس شوې دے په قومی اسمبلئ کښې هغوې پیش کړې دے۔ په هغه بجټ کښې هم د هغوی دپاره کالا باغ ډیم نه تزکره شته او نه ئے د هغې دپاره څه پیسې ایخودے دی۔ددے وجه نه ما هیمشه دا خبره عرض کړے ده دا دومره په سنجیدګې سره،دصدر صاحب دا اعلان د یو بیان دومره پورې ده۔مونږه د پاکستان قدر کوو او پاکستان ته احترم لرو۔دپاکستان دپاره قربانی ورکوو۔او د صوبه سرحد خلقو همیشه په 1948کښې هم او په 1965کښې هم ددے خبرے ثبوت ورکړې دے چې دا خلق خپله زمکه یا خپل کور څه،چې خپله وینه او خپل سر هم د دے وطن نه قربانولو دپاره تیار دی (تالیاں) خو زه ضرور دا خبره عرض کومه چې په هسپتال کښې هم یو سړے بیمار وی۔ نو چې بل سړے وینه ورکوی نو هغه په رضامندې باندې ورکوی او داسے چرته کښې هم نه ده شوې چې بازار نه چا یو غټ سړے نیولې دے چې وینه پکښې ډیره ده او چې راشه دهسپتال په دے بیمارانو ترے لږه لږه وینه تقسیم کړو۔ نن صدر پاکستان شاید

زمونږه سره، هم دغه کار به کوی چې ددوی په دے بدن کښې لړه وینه که پاتې هم ده۔ نو که نورو بیمارانو ته ددے، نوکه وینه هم ورکړے کیږی نو دا هم په رضامندئ ورکړې کیږی۔ او په رضامندئ باندې خلق،اوکلی په زور باندې اویاری په زور باندې نه کیږی۔ دا بالکل د خوښې خبره ده۔ ددے وجه نه زه ددے خبرې یو ځل بیا اعلان کومه چې که په دے پاکستان باندې کله هم سخته ورځ راغله نو د ټولو نه زیاته قربانی به دصوبه سرحد عوام پیش کوی۔ خو مونږه داخبره چې ډیره په کلکه باندې کوؤچې تر اوسه پورے دکالاباغ په باره کښې څومره سروے،تقاریراؤ خبرې راغلې دی هغه دادی چې دا ددے صوبه سرحد دعوامو او دزمکې دپاره دفائدے نه زیات نقصانات لری۔ اؤ تر اوسه پورے مرکزی حکومت مونږه په دے باندے قانع نه کړے شوې چې په دے کښې ددے خاورے فائده زیاته ده او ددے خاورے نقصان کم دے۔او خصوصاً زه چې کله مانسهرے، ایبټ آباد، هری پور او راولپنډئ ته لاړ شمه او د تربیله ډیم دا متاثرین داځائے په ځائے باندې په بدحالے او په بے کورے کښې وینمه چې تراسه پورے دتربیله ډیم په نتیجه کښې، د ټول پاکستان هرکور روښانه شو۔ هر دفتر روښانه شو خو په خپله چې چا د تربیلې دپاره قربانی ورکړې ده۔ زمکه ئے ورکړے ده ادیرے ئے پکښې لاهو شوې دی هغه خلق لاتر اوسه پورے یا په تیارو کښې دی۔ نه ورته سهولیات شته،او نه ورته بل څه Facilities شته او دلته کښې زما منتخب دهزارے ممبران ناست دی۔ په دوی باندے دټولو نه زیات دباؤ دهغې خلقو دے نو چې کله هغه خلق د تربیله ډیم دمتاثرینو دا بده ورځ او وینی نو یو بل د کالاباغ ډیم دمتاثرینو فوځ دپیدا کولو هیڅ کله هم مونږه Risk نه شو اغستې (تالیاں) اؤ دا خبره بالکل زما یو وررور اوکړه چې دا دفاعی لحاظ سره هم مونږه په دے باندې یکسو نه یو۔ زمونږه په ګاونډ کښې یو ډیر خطرناک دشمن پروت دے۔دهغوې دتوپونو په Range کښې بالکل دا علاقه پرته ده اؤ دومره یولوئے ډیم که چرته په جنګ کښې هغه په نښه باندې شی نو ټول پاکستان اؤ پنجاب،سندھ اؤصوبه سرحد به په اولنئ مرحله کښې لاهو کیږی۔ ددے وجه نه په دفاعی نقطه نظر سره دا مناسب نه ګڼو۔ زه ددے خبرے اسمبلئ ته پوره ډاډ ورکومه چې تر هغه وخته پورے په دے کالاباغ ډیم تیره څوک نشې ایښودے

چې تر څو چې د صوبه سرحد عوام په اعتماد کښې نه دی اغستې شوی (تالیاں)
او تر څو پورے مونږه په پوره خبره باندې نه یو قانع شوې۔ او زه دا خبره کومه چې وینه همیشه غریب سړی ورکړیده۔ علامه اقبال ډیره ښائسته خبره کړے ده۔

جا کے ہوتے ہیں مساجد میں صف آراء تو غریب

زحمتیں روز جو کرتے ہیں گوارہ تو غریب

نام لیتا ہے اگر کوئی ہمارا تو غریب

امراء نشہ دولت میں ہیں غافل ہم سے

زندہ ہے ملت بیضا غربا کے دم سے۔

دا ملت هم د غریبانو د خولے او د غریبانو په وینو باندې موجود دے او مونږه دا خبره نشو قبلولې او صدر صاحب ته خو وایمه چې یو دومره لوئے اعلان پخپله کولو په ځائے یو منتخب حکومت موجود دے او دهغې منتخب حکومت سره زمونږه رابطه کیدے شي۔ اوخبره کیدے شي۔ هغه خو دے یوځل راشی کنه په یو فورم باندې، زه وایمه چې په ټیلی ویژن باندې په دے خبره باندې یوه مناظره او مذاکره پکار ده۔ چې په دیکښې د صوبه سرحد دے عوامو ته نقصان زیات دے او که فائده ورته زیاته ده۔ د دے وجه نه دا یو سنجیده ایوان دے۔ دا څه جذباتی او یا دلیونتوب خبره نه ده دا یوه سیاسی مسئله هم نه ده۔ او دا یوه سیاسی Issue هم نه ده۔ بلکه د دے په باره کښې زمونږه د عوامو حقیقی خدشات او تحفظات موجود دی زه د عبدالاکبرخان صاحب او د ټولو اپوزیشن دلیډرانو او د اسمبلۍ د ارکانو شکریه اداکومه۔ چې په دے انتهائی اهمه موضوع باندې نن خبرې اوشوې او زما خیال دے چې دا د مرکز د پاره زمونږ د طرف نه یو مثبت پیغام دے چې نه په جذباتو مشتمل دے بلکه په دلائلو او استدلال باندے او په عقل سلیم باندې مشتمل خبرې وے چې مونږ دا پیغام ورکړے دے۔ ډیره ډیره شکریه۔

جناب سپیکر: شکریہ جی آئٹم نمبر 7 ۔

(تالیاں)

جناب مظفر سید: پوائنټ آف آرډر سر! ماته مو په پوائنټ آف آرډر باندې نمبر رانه کړو۔

جناب سپیکر: جی، مظفر سید صاحب۔

جناب نثار صفدر خان: سر! وہ انتظار کر رہے ہیں۔

جناب مظفر سید: شکریہ جناب سپیکر صاحب بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ستاسو په وساطت سره زه د دے ایوان توجه یوے اهمې مسئلے طرفته راګرځول غواړمه۔ هغه افسوسناکه واقعه چې د نن نه یو ځلور پنځه ورځے وړاندې زمونږه معزز منسټر حافظ حشمت صاحب! هغوې پنجاب ته روان وو او د پنجاب پولیس، هغه په ډیر بیهوده او احمقانه انداز باندې هغوې سره سلوک او رویه ئے ورسره کړې ده۔ زمونږه ټول ایوان د دے خبرے مذمت کوؤ او د دے خپل حکومت نه هم په دے معامله کښې څه رابطه کړے ده او زه جناب سپیکر صاحب ستاسو توجه په دے وخت کښې د ے ته هم راګرځول غواړمه چې د دے ایکسائز او د ے ټولو خلقو سره عمله ډیره کمه ده دوی په تورو کپړو کښې پرائیویټ خلق او درولے وی۔ چې هغوې سره ئے بارګیننګ کړی چې هغوې د چا نه څه اخلی۔ نو هغوې ته باقاعده 60 او 70 روپۍ Per day یا 100، روپۍ Per day ئے د هغوې سره معاہده کړے ده۔ نو په د ے وجه باندې هغوې د هر مہذب شہری او د هیچا هیڅ پرواه نه ساتی او داخو زمونږه د ټول ایوان، بلکه نه د ټولے صوبې د عوامو دوئ په شریکه بے عزتی کړے ده۔ نو په سختئ د ے د دے نوټس واغستې شی او د پنجاب حکومت ته د زمونږه دا احتجاج ریکارډ کړے شی زمونږه د آئی جی پی صاحب سره هم رابطه شوې ده۔ دا تپوس د ے هم اوشی چې مونږه آئی جی پی صاحب په دے باره کښې څه پیش رفت کړے د ے۔ اؤ مونږه حکومت په دیکښې څه پیش رفت کړیدې نو مونږه په د ے باره کښې یو سخت احتجاج د ے۔

قاضی محمد اسد خان: جناب سپیکر! اس پر میری ایک قرارداد بھی آئی تھی۔ جو کہ بالکل شروع ہی کے دنوں میں میں نے دی تھی۔ جس میں کہا گیا تھا کہ تمام چیک پوسٹوں کو ایک جگہ پر جمع کیا جائے اور جواب ہمیں پنجاب گورنمنٹ سے فیڈرل گورنمنٹ نے یہ دیا تھا کہ ہم نے ایک ہی جگہ پر کیا ہوا ہے۔ اس لئے یہ جتنی باقی چیک پوسٹیں ہیں، یہ سب Illegal ہیں۔

جناب سپیکر: جی۔

شہزادہ محمد گستاسب خان (قائد حزب اختلاف): سر! یہ ایک مسئلہ جو کہ مظفر سید صاحب نے اس ہاؤس میں اٹھایا ہے۔ یہ آئے دن جب بھی ہم لوگ کراس کرتے ہیں یا جو بھی شریف شہری روزانہ آتے جاتے ہیں انہی کو یہ مسئلہ درپیش ہے منسٹر صاحب کو جب انہوں نے معاف نہیں کیا تو یقین مانیئے کہ وہ اس صوبے کے اور عوام کو کبھی بھی معاف نہیں کرتے۔ اور یہ بھی پتہ نہیں کہ ہم Law binding citizens ہیں ہم قانون کو توڑنا نہیں چاہتے، ہم چاہتے ہیں کہ خیر ہے وہ ہمیں چیک کریں لیکن ایک مہذبانہ اور شرافت کے طریقے سے ہمیں چیک کریں۔ ایسے تو ہمیں پتہ بھی نہیں ہوتا کہ یہ لوگ کون ہیں، نہ ان کی کوئی Identity ہے کہ وہ پولیس کے آدمی ہیں، نہ ہمیں پتہ ہے کہ وہ کسٹم کے آدمی ہیں، نہ ہمیں پتہ ہے کہ وہ ایکسائز کے آدمی ہیں، نہ ان کا Base ہے، نہ ان کی کوئی ٹوپی ہے۔ نہ ان کا کوئی لباس ہے Uniform ہے، نہ کچھ ہے تو وہ ہمیں چیک کرتے ہیں۔ چاہیئے تو یہ کہ پہلے ہم ان کی Identity کا پتہ کریں کہ وہ Authorize بھی ہیں ہمیں چیک کرنے کے لئے یا نہیں ہیں۔ تو ہمارا حکومت پنجاب سے اس بات پر پرزور احتجاج ہے۔ اس ہاؤس کی طرف سے یہ سفارش لائی جائے کہ ایسے واقعات صوبوں کے درمیان بدمزگی پیدا کرتے ہیں۔ ایک صوبے کے عوام کے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں تو اس سے کچھ اچھا تاثر اور Message نہیں ملتا۔ لہذا اس پر فوری طور پر ایکشن لیا جائے۔

جناب انور کمال: جناب سپیکر صاحب اجازت دے۔

جناب سپیکر: مشتاق احمد غنی صاحب مخکښې پا خیدلے وو۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب سپیکر! بڑے اہم مسئلے کی طرف شہزادہ صاحب نے توجہ دلائی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر اس مسئلہ کا حل نہ نکالا گیا تو اس روڈ پر آئندہ لڑائیاں اور جھگڑے شروع ہو جائیں گے۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: نہیں، مظفر سید صاحب نے۔

جناب مشتاق احمد غنی: مظفر سید صاحب نے۔

جناب سپیکر: تصحیح کر لیتے ہیں۔

جناب مشتاق احمد غنی: تصحیح کر لیتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ ایک منسٹر، انہوں نے Flagوالی کار کو نہیں بخشا تو عام لوگوں کے ساتھ ان کا رویہ واقعی بڑا ناگفتہ بہہ ہو گا۔ میں اور قاضی اسد صاحب ایک دفعہ اکٹھے سفر کر رہے تھے تو ہمارے ساتھ بھی ایسا سلوک ہوا تھا لیکن بات یہ ہے کہ اس کا حل کیا ہے؟ ایک تو یہ ہے کہ پراونشل گورنمنٹ کو پنجاب گورنمنٹ کے ساتھ بیٹھ کر اس کا حل نکالنا چاہیئے۔ اور جیسے قاضی اسد صاحب کی اس پر ریزولیوشن بھی موجود ہے کہ یہ ایک جگہ خیر آباد کے قریب چیک پوسٹیں رکھیں۔ ہم سب کو بیشک چیک کریں، جب ملک کا قانون ہے تو ہم اسکی مخالفت نہیں کرتے۔ لیکن دوسری بات یہ کہ میری اپنی پروانشل حکومت سے یہ گزارش ہے۔ کہ ہمیں خیر آباد سے جھاری کس تک ایک متبادل روڈ دیا جائے جو کہ Frontier کے اندر سے گزرتا ہو (تالیاں) تاکہ Forever ہماری جان اس سے چھوٹ سکے۔

جناب سپیکر: جی، انور کمال خان صاحب۔

جناب انور کمال خان: جناب سپیکر! مشکور ہوں۔ یہ جو واقعہ پیش آیا ہے، حقیقت یہ ہے کہ اس واقعہ پر جتنا بھی افسوس ہم کریں وہ کم ہے۔ آج ہمیں یہ احساس ہو رہا ہے، اکثر اوقات جب بھی ہمارے معزز اراکین پنجاب یا خصوصاً اسلام آباد جاتے ہیں، تو یہ واقعات کم و بیش تمام ممبران کے ساتھ پیش آتے ہیں۔ لیکن بعض لوگ خاموشی اختیار کر لیتے ہیں، اور وہ ایسے مسائل اسمبلی میں نہیں لے کر آتے۔ میرے خیال میں اس وقت کوئی بھی ایسا معزز رکن اس اسمبلی کا نہیں ہو گا جسے کم از کم ان حالات سے واسطہ نہ پڑا ہو۔ لیکن آج تو یہ چیز بالکل سامنے واضح ہو کر آگئی ہے کہ اگر وہ ایک صوبے کے منسٹر کے ساتھ بد کلامی یا غلط رویہ اختیار کرتے ہیں اور میرے خیال میں اگر اس کا آپ سختی سے نوٹس نہ لیں تو یہ تمام آنے والے وقتوں میں آپ کے جتنے بھی معزز اراکین ہیں، ان کے ساتھ بھی یہ واقعہ پیش آتا رہے گا۔ جناب والا! جب اخبار میں ہم نے دیکھا اس چیز سے ہمارا کئی دفعہ سامنا ہوا ہے۔ اور پنجاب کے ان ذمہ دار افسران نے خود یہ تسلیم کیا کہ یہ لوگ ان کے عملے کا حصہ نہیں تھے لیکن چونکہ وہ تلاشی لینے میں ماہر تھے لہذا ان کو وردی پہنا کر ان سے یہ کام کراوئے گئے تھے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ انہوں نے ایک جرم سرزد کیا ہے کہ وہ اس فورس سے بھی تعلق نہیں رکھتے لیکن کیا ان کے پاس اور کوئی ماہر لوگ نہیں ہیں جن میں اتنی تمیز ہو کہ کم از کم وہ ایک اچھے

اور معزز شہری، کسی وزیر یا عام آدمی میں فرق کر سکیں؟ ہم تو کہتے ہیں کہ کسی عام آدمی کے ساتھ بھی یہ رویہ اختیار نہیں کرنا چاہیئے۔ ہم آج تو اپنا رونا روتے ہیں۔ آپ جائیں پرائیویٹ بسوں میں بیٹھ کر دیکھیں، آپ اس میں سفر کریں جو درگت وہ عام لوگوں کی بناتے ہیں، اور ان لوگوں کی تو شنوائی نہیں ہوتی، ان لوگوں کا تو پوچھنے والا کوئی نہیں ہوتا تو وہ بھی آخر اس معاشرے کے معزز لوگ ہیں۔ ان کے ساتھ آئے دن یہ مسائل پیش آتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ جو بھی طبقہ ہو، چاہیئے وزیر، ایم پی اے یا غریب ہو، چاہے جو کوئی بھی ہے ان کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ آپ کے ساتھ بد سلوکی کا مظاہرہ کریں۔ اور اس پر میں آپ سے یہ استدعا کروں گا کہ اس کو ایک روائتی ریزولیوشن بنا کر نہ بھیجیں۔ اگر اس کو بھی آج روائتی ریزولیوشن بنا کر بھیجیں گے تو آپ دیکھیں گے کہ آنے والے وقتوں میں آپ کے ساتھ ایسے واقعات پھر دوبارہ دہرائے جائیں گے۔ آپ اس کا سختی سے نوٹس لیں اور آپ یہ سمجھیں کہ یہ اس تمام اسمبلی بلکہ اس تمام صوبہ سرحد کے ساتھ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک امتیازی سلوک کر رہے ہیں۔ یہ ہمارے صوبہ سرحد کے عوام کے ساتھ غلط کر رہے ہیں۔ آپ کو اس کا پہلے سے بھی علم ہے کہ کراچی میں آپ کے علاقے کے لوگوں کے ساتھ، Immigration کا جو سلوک تھا وہ بھی میں سمجھتا ہوں کہ وہ سلوک آپ کے صوبہ سرحد کے لوگوں کے ساتھ ظلم تھا آپ اٹک پار کر جائیں تو اٹک سے لیکر حسن ابدال تک راستے میں دس قسم کے لوگ وہاں پر موجود ہوں گے۔ کوئی آپ کی ایک سائیڈ سے جیب ٹٹولے گا، کوئی آپ کی دوسری سائیڈ کی جیب ٹٹولے گا۔ کوئی آپ کی گاڑی چیک کرے گا کوئی آپ سے اسلحہ کے بارے میں پوچھے گا کوئی آپ سے لائسنس کے بارے میں پوچھے گا۔ کتنی Agencies ہیں جن کا اور کوئی کام نہیں ہے۔ شرفاء کو بے عزت کروانے کا کیا حکومت کا یہی شیوہ ہے کہ وہ شریف لوگوں کو بے عزت کروائے۔ اور انکی جیبیں ٹٹولے اور اسی آڑ میں ان کی جیبوں سے پیسے بھی نکالیں یہ واقعات کئی دفعہ یہاں پر بھی رونما ہو چکے ہیں اور یہ واقعات اس وقت تک رونما ہوتے رہیں گے جب تک یہ اسمبلی آپ کی وساطت سے، یہاں پر سینیئر منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ اس کا سختی سے نوٹس لیں۔ اور اس کو ایک روایتی ریزولیوشن ہیں، بلکہ آپ کی اس وقت پنجاب کی حکومت کے ساتھ، یا مرکز کے حکومت کے ساتھ بات کریں اور ایک حتمی فیصلہ کریں اور اس اسمبلی کو آپ اعتماد میں لیں کہ آئندہ ایسے واقعات دوبارہ نہ دہرائے جائیں۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔جی مولانا مجاہد الحسینی صاحب۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس بات پر افسوس کرتا ہوں کہ ایک ہفتہ ہو گیا ہے ہماری حکومت نے اس سلسلے میں کیا قدم اٹھایا ہے؟

جناب سپیکر: اچھا۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: ورنہ پھر (تالیاں) ہم عوام کو ساتھ لے کر ان کے وزیر اعظم کو ان شاءاللہ خیر آباد میں روک دیں گے ان کے وزیر اعظم کو خیر آباد میں روک دیں گے اگر ہمارے وزراءاور ہمارے ممبران کی اس طرح سے بے عزتی ہوتی رہی۔آپ سختی سے اس کا نوٹس لیں۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب انور کمال خان: جناب سپیکر! میں یہ کہتا ہوں کہ ان شریفوں کی لسٹ میں گستاسب خان کا نام بھی شامل کیا جائے۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: مولانا عصمت اللہ صاحب۔

مولانا عصمت اللہ: جناب سپیکر! یہ ایک انتہائی افسوسناک واقعہ ہے کہ ایک سرکاری گاڑی میں بیٹھے ہوئے اور جھنڈی لگائے ہوئے۔۔۔۔

ایک رکن: جھنڈی نہیں جھنڈا۔

(قہقہے)

مولانا عصمت اللہ: تو یہ مسائل انتہائی افسوسناک ہیں اور ساتھ پھر جیسا کہ انور کمال صاحب نے بتایا کہ وہ خود کہتے ہیں کہ یہ تلاشی لینے والے لوگ (شور) یہ سرکاری ملازم نہیں تھے بلکہ ان لوگوں کو تلاشی کا زیادہ تجربہ ہے اس لئے ان لوگوں کو کرایہ پر رکھا ہوا ہے تو یہ تو انہوں نے Alreadyاعتراف جرم کر لیا ہے۔اس پر بھی اگر حکومت خاموش رہے اور اس کا اگر حکومت کوئی بندوبست نہ کرے تو میرے خیال میں جناب سپیکر صاحب یہ وہی مسئلہ ہو گا کہ کسی کی شرافت سے ناجائز فائدہ اٹھانے والی بات ہو گی، لیکن جس وقت سے ہم اس اسمبلی میں آئے ہیں تقریباًیہ تیسری بار ہے، میرے خیال میں کئی کئی بار ہم اس

اسمبلی کا اہم ٹائم اور وقت اس پر ضائع کر چکے ہیں۔ لیکن سب سے مناسب تجویز جو اس وقت میرے فاضل ممبر مشتاق احمد غنی صاحب نے دی ہے وہ یہ ہے کہ آخر کب تک ہزارہ میں بسنے والے لوگوں کو پنجاب کے رحم و کرم پر چھوڑیں گے۔ چونکہ ہمارا صوبائی دارالخلافہ تو پشاور ہے۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: تو کیا اسلام آباد کو چھوڑ دیں گے مرکزی دارالخلافے کو۔

مولانا محمد عصمت اللہ: نہیں اس کا مسئلہ تو یہ ہے جی کہ وہ تو سندھ والے بھی وہاں آرہے ہیں۔ اس کا بھی متبادل اگر آپ جاننا چاہیں جیسا کہ کوہاٹ ٹنل بنا ہے اگر اس قسم کا وہ خان پور میں بنائیں تو ڈیرہ سے اسلام آباد بھی آپ اپنی سرزمین سے پہنچ سکتے ہیں تو اس حوالے سے نہیں، میں یہ چیز اس لئے کہتا ہوں کہ جب ہم پنجاب جاتے ہیں تو وہ ہمارے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہیں جیسے ہم کسی اجنبی ملک میں داخل ہوئے ہوں۔ جب جناب سپیکر آپ کے اس معزز ایوان کے ممبران کے ساتھ اور پھر کیبنٹ کے ممبران کے ساتھ یہ سلوک ہو تو پھر عام شہری کے ساتھ کیا افسوسناک سلوک ہوتا ہوگا؟ تو اس لئے اس کا مکمل تدارک کیا جائے۔ اور اگر ایسا نہ ہوا تو پھر حالات انتہائی کشیدہ ہو سکتے ہیں۔ اور یہ لوگوں کے ایک دوسرے کیلئے دل میں نفرت کے بھی ذرائع بن سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جناب سراج الحق۔

جناب سراج الحق {(سینیئر وزیر (خزانہ)}: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! د حافظ حشمت علی صاحب سره چې ه سړک کومه واقعه شوې ده دا خو د هر لحاظ سره قابل افسوس ده بلکه دا د هغه ټولو واقعاتو یو تسلسل دے چې ده صوبه سرحد د عوامو ته ورمخامخ دے۔ او ما د پنجاب ډی آئی جی پی ته او پنجاب گورنمنټ، ذمه دارانو ته د دے خبرې، ورسره کړے ده۔ هغوې راته ویلې دی چې مونږه ته لږ ټائم راکړه۔ مونږ د دے معاملے تحقیقات کوؤ۔ بحرحال مونږه د دے اسمبلی د سیشن د اختتام پورے د هغوی د خبرے انتظار کوؤ او امید دے چې زمونږ دپاره یوازے حافظ حشمت قابل احترام نه دے بلکه زمونږ دا ټول مزدوران پنډی ته ځی، اسلام آباد ته، کراچی ته په دے لاړو باندې روان دی او څنګه چې زما مشر رور اوئے دا گاډے چیک کول جامه تلاشی چې په

کوم غلط طریقه باندې اغستلې کیږی۔ خودا واقعی قابل مذمت دی۔ بهرحال مونږ پنجاب حکومت ته یو موقعه ورکول غواړو چې هغوې دے لارو کښې زمونږه د عزت او ناموس او د خدائی ده خفاظت مکمل انتظام اوکړی۔ ځکه چې د دے نه دلته کښې د پنجاب خلاف په نفرت کښې اضافه کیږی۔ او ځه، په دے کښې هیڅ خبره کښې شک نشته دے چې تلاشی خو د اټک د پل نه دیخوا هم کیږی او اخوا هم کیږی خو د انسانوں سره د دواړو رویه کښې ډیر فرق دے۔ او ځه وئیمه چې د صوبه سرحد د پولیس رویه د عام خلقو سره د هغوی په نسبت ډیره زیاته ښه ده اګر چې هغه معراج او په هغه مطلوبه مقام باندې خو نه ده خو بهرحال د پنجاب د پولیس رویه زمونږه دے خلقو سره هم خرابه ده خو د دے خپلو خلقو د پاره هم ډیره د بے عزتی ده او د ہتک امیزئی ده۔ زه حافظ حشمت صاحب ته په دے خبره اطمینان ورکوم چې ان شاء اللّٰه۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: ایوان ته، ایوان ته، ۔کښېنې

جناب سینیئر وزیر (خزانہ): ایوان ته چې ان شاء اللّٰه چې هغې نه به مونږه ته یکسوئی به راکړے او مونږ چې Complaint کړے دے زمونږه به په دے باندې تسلی او تفتیش اوکړی۔ باقی د مشتاق غنی صاحب دا تجویز چې کوم دے۔ دا دے لحاظ سره قابل عمل په دے وجه دے چې مونږ د پنجاب دا زمکه نه شو پریخودے۔ دا زمونږه خپله زمکه ده۔ او مونږ په دغه باندې عزت غواړو۔ خپل تحفظ غواړو او تر هغه کراچی پورے دا ټوله خاورا زما ده۔ زه د دے حفاظت کوم۔ مونږ د دے پاسبانی کوؤ۔ او هیچا ته د دے خبرے اجازت نه ورکوؤ چې زما د وطن یا د صوبې د یو سړی په دغه زمکه بے عزتی اوشي۔ لهذا د ے د ښه اطمینان لری او چا چې دے ته په بدو سترګو باندے اوکتل نو ان شاءاللّٰه هغه سترګې به تے اوباسو۔

جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب عبدالاکبر خان: سر! میں آپ کی توجہ رول 20 کے سب رول (3) کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔

Rule 20 (30) : if the business set down in the list of business for the day is completed earlier, or if it is not completed at 1.30 p.m during summer and 2.00 p.m during winter , the speaker shall adjourned the Assembly without question put, and the proceedings on any business then under consideration shall be interrupted..

جناب سپیکر: زما پہ خپل خیال خو ٹھیک ئے اووے خو یو خبرہ دہ، چونکہ د سبا د پارہ ، د بلې ورځ دپارہ عبدالاکبر خان یا د مختیار علی صاحب یا د امیر رحمان صاحب د ټوبیکو سیس پہ دغہ کیدې نو چونکہ پہ هغې کښې پہ ایجنډہ باندې هغہ ایټم پروت دے نو کہ دا ایډجرنمنټ موشن مونږ د هغې سرہ کلب کړو، مطلب دا دے چې پہ سیس باندې کوم Discussion ستاسو ایښے دے۔ ایټم پہ ایجنډا باندې دے او ایډجرنمنټ موشن مو پیش کړی دی، نو---

(قطع کلامیاں)

جناب نثار صفدر خان: سپیکر صاحب! میں نے بھی، صبح سے کافی ٹائم ہو گیا ہے، میں نے-----

(قطع کلامی)

جناب امیر رحمان: جناب سپیکر۔ جناب----

جناب سپیکر: اچھا نثار صفدر جدون صاحب-----

(قہقہے/قطع کلامیاں)

جناب امیر رحمان: سپیکر صاحب۔ دا خو-----

جناب سپیکر: پرسوں ان شاءاللہ آپ کو ٹائم دونگا۔ کیونکہ ابھی تو انہوں نے Rule quote کر دیا ہے نا۔

جناب نثار صفدر خان: سر! میری تو ایک منٹ کی بات تھی۔

جناب سپیکر: اس سے آگے نہیں جا سکتا نا۔ پرسوں ان شاءاللہ پہلی فرصت میں آپ کو ٹائم دیں گے۔

Now the sitting is adjourned till 09:30 am of Monday morning the 1st September, 2003. Thank you.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ یکم ستمبر 2003ء صبح ساڑھے نو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)